Jane Eyre

Charlotte Bronte

جین ایئر

شارلٹ برونٹے

سید عرفان علی

برونٹے سسٹرز کے عظیم شاہکار

جین ایئر

ودرنگ ہائٹس

ایگنس گرے

ٹے ننٹ آف وائلڈ فیل ہال

پروفیسر

دنیا کی بہترین کتب کے تراجم آڈیو اور ٹیکسٹ ڈاؤن لوڈ کریں



جین ایئر شارلٹ برونٹے کے عظیم ناول کا اردو ترجمہ

دو گھنٹے تیس منٹ کی آڈیو بک ڈاؤن لوڈ کریں

www.server555.com

www.SyedIrfanAli.com

تاریخ ساز ادب

شارلٹ برونٹے برونٹے سسٹرز

No.	Major Periods	Highlights
1.	**The Classical Period** (1200 BCE-455 BCE)	Homeric or Heroic Period (1200-800 BCE) Classical Greek Period (800-200 BCE) Classical Roman Period (200 BCE-455 BCE) Patristic Period (c.70 CE-455 CE)
2.	**The Medieval Period** (455 CE-1485 CE)	The Old English (Anglo-Saxon) Period (423-1066 CE) The Middle English Period (c.1066-1450 CE)
3.	**The Renaissance and Reformation** (1485-1660 CE)	Early Tudor Period (1485-1558) Elizabethan Period (1558-1603) Jacobean Period(1603-1625) Caroline Age (1625-1649) Commonwealth Period/ Puritan Interregnum(1649-1660)
4.	**The Enlightenment (Neoclassical) Period** (1660-1790 CE)	Restoration Period (1660-1700) The Augustan Age (1700-1750) The Age of Johnson (1750-1790)
5.	**The Romantic Period** (1790-1830 CE)	Romantic poets & Gothic writings
ہم وکٹورین دور میں پہنچ گئے۔ 1847 میں شارلٹ برونٹے نے جین ایئر لکھا		
6.	**The Victorian Period and the 19th Century (1832-1901 CE)**	**Sentimental Novels & Intellectual Movements like Aestheticism and the Decadence.**
7.	**The Modern Period** (1914-1945 CE)	Modernist Writers, Realism, etc.
8.	**The Postmodern Period** (1945 – onward)	Metafiction, Multiculturalism, Magic Poetry, etc.

جین ایئر

میں ایک کتاب پڑھ رہی تھی، کھڑکی میں پردے کے پیچھے چھپ کر بیٹھی ہوئی۔
چھپ کر اس لیے کیونکہ میں اپنے گھر کے بجائے اپنے ماموں کے گھر میں رہتی تھی،
اور اس گھر کے تمام لوگوں کا رویہ میرے ساتھ بہت برا تھا۔
نہ صرف میرے کزن جو میری عمر کے تھے میرے ساتھ برا سلوک کرتے بلکہ بڑے بھی مجھ سے نفرت کا اظہار کرتے۔
کھڑکی کے باہر دیکھا تو بارش کے بعد صرف دھند اور بادل ہی نظر آ رہے تھے۔
اور جب کتاب کو دیکھا تو پہلی تصویر ایک بھیانک سمندر کی تھی اور دوسری بہت خطرناک برفانی علاقے کی۔
تیسری تصویر میں ایک بحری جہاز ڈوبتا ہوا نظر آ رہا تھا۔
چوتھی تصویر میں ایک چڑیل بہت سارے لوگوں کو گھور رہی تھی۔
یہ تصاویر لوگوں کی دلچسپی کے لیے بنائی گئی تھیں مگر میں کم عمر تھی اور اس لئے انہوں نے میرے ذہن میں بہت گہرا اثر چھوڑا۔
اس وقت مجھے یہ فکر بھی تھی کہ کوئی مجھے اس پرسکون جگہ پر بیٹھا ہوا دیکھ نہ لے۔ میرا خوف درست ثابت ہوا اور میرا کزن چیختا چلاتا مجھے ڈھونڈتا ہوا کمرے کے اندر آ گیا۔ جب میں نظر نہ آئی تو مجھے بلند آواز سے برا بھلا کہا اور اپنی بہنوں سے کہا کہ امی سے شکایت لگاؤ کہ میں بارش میں باہر چلی گئی ہوں۔ اس کی بہن نے مجھے دیکھ لیا۔ اس لئے میں کھڑکی سے جلدی سے باہر آئی اور جون سے پوچھا کہ وہ کیا کہنا چاہتا ہے۔ اگر میں جلدی نہ کرتی تو بالوں سے کھینچ کر وہ مجھے باہر نکالتا۔ میں دس سال کی تھی اور وہ چودہ سال کا مگر اس عمر میں ہی بہت موٹا تازہ ہو چکا تھا۔ بیٹھتا تو پیٹ باہر نکلا ہوا نظر آتا۔ سکول سے پیغام بھیجا گیا تھا کہ اس کے کھانے میں کمی کی جائے مگر اس کی امی اسے یہ کہہ کر گھر لے آئیں کہ اسکول میں وہ کمزور ہو رہا ہے۔ اگرچہ اس کا رویہ اپنے بہن بھائیوں کے ساتھ بھی اچھا نہ تھا مگر میرے ساتھ وہ بہت ہی برا سلوک کرتا۔ گھر کے کسی فرد یا ملازم کو میری مدد کرنے کی ہمت نہ ہوتی۔
اب وہ کرسی پر بیٹھ چکا تھا اور مجھے کہا کہ جون نہیں مجھے مسٹر جون کہا کرو پھر اپنے قریب آنے کا اشارہ کیا۔ میں قریب جا کر اس کے غلیظ چہرے کو دیکھنے لگی تو اس نے زوردار طریقے سے ایک تھپڑ میرے منہ پر مار دیا۔ وہ زور زور سے سنا رہا تھا اور مجھے فکر تھی کے کہیں مجھے مکا نہ مار دے۔ میرے ہاتھ سے کتاب لی اور کہا کہ تمہیں تو سڑکوں پر بھیک مانگنی چاہیے تھی کیونکہ تمہارا باپ تمہارے لیے کچھ چھوڑ کر نہیں مرا۔ کھانا بھی تو ہم سے ہی کھاتی ہو اور میری کتابوں کو چھیڑنے کی تم نے کس طرح جرات کی۔ اس نے مجھے دروازے کے قریب جانے کا کہا جب میں دروازے کے قریب پہنچی تو اس نے کتاب پوری طاقت سے مجھے دے ماری۔ کتاب میرے منہ پر لگی اور

میں دروازے سے ٹکرائی۔ میرے خون نکلنے لگا اور شدید غصے کی حالت میں اسے زور زور سے برا بھلا کہنے لگی۔ اس نے پہلے اپنی بہنوں سے کہا کہ جاؤ امی سے شکایت کرو کہ یہ مجھے کس طرح بد تمیزی سے ستا رہی ہے پھر کہا کہ نہیں پہلے میں اسے خود ٹھیک کروں گا۔ مجھے بالوں سے پکڑ کر زمین پر گھسیٹنے لگا۔ جیسے ہی مجھے اپنا خون نظر آیا تو سخت غصے کی حالت میں میں نے بھی اسے مارنا شروع کر دیا۔ وہ

ملازم عورتیں مجھے اس سرخ کمرے میں لے کر آئیں اور کہنے لگیں کہ یہ انتہائی بد تمیز لڑکی ہے۔ جن کے ٹکڑوں پر پل رہی ہے ان کے لڑکے کو ہی مارنا شروع کر دیا۔ دیر تک مجھے سناتی رہیں اور پھر کمرے کو تالا لگا کر چلی گئیں۔

اب میں سرخ کمرے میں بند تھی جہاں کی ہر چیز کا رنگ سرخ تھا۔ پردے سرخ قالین سرخ میز پر پڑے ہوئے کپڑے کا رنگ سرخ ہاں دیواروں کا رنگ تھوڑا مختلف تھا۔ یہ کمرہ ہمیشہ بند رہتا اور اگر کوئی مہمان کبھی کبھار آجاتا تو اسے یہ کمرہ دیا جاتا۔ جون کے والد نو سال پہلے اسی کمرے میں فوت ہوئے اور ان کی میت بھی اسی کمرے میں رکھی گئی تھی۔ میں ایک خوفناک کمرے میں قید کر دی گئی تھی جو میرے لئے جیل کی مانند تھا۔ شیشے میں ہر چیز الٹی اور خوفناک نظر آرہی تھی۔ مجھے اپنی شکل بھی کسی چڑیل کی طرح نظر آئی۔ گھر والوں کی زیادتیاں اور مار پیٹ میرے ذہن میں گھومنے لگیں۔ اس گھر کے بچے کتنی بد تمیزیاں کرتے تھے مگر پھر بھی سب ان سے محبت کرتے اور مجھے برا بھلا بھی کہتے مار بھی پڑتی اگرچہ میری غلطی نہیں ہوتی۔ اپنے ساتھ ہونے والی زیادتی کی وجہ سے میرا ذہن سخت احتجاج کر رہا تھا۔ سوچا کہ یہاں سے بھاگ جاؤں یا کھانا پینا بند کر دوں۔

میری یہ تمام سوچیں کتنے سال پرانی ہیں مگر ذہن میں ابھی بھی بالکل تر و تازہ ہیں۔

اس گھر میں ہونے والے برے سلوک کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ میں نہ خوبصورت تھی اور نہ صحت ہی اچھی تھی۔ مجھ میں تیزی بھی بالکل نہ تھی اسی لیے اس گھر کی مالکن اور اس کے بچوں کے علاوہ گھر کے ملازم بھی میرے ساتھ بہت ہی برا سلوک کرتے۔

میں کمرے میں بند تھی اور شام کے وقت بادلوں کی وجہ سے کمرے میں اندھیرا ہو رہا تھا۔ سردی کی وجہ سے میرا غصہ کچھ ٹھنڈا ہوا تو اپنے ماموں جان کے بارے میں سوچنے لگی جو میری امی کے مرنے کے بعد مجھے اپنے گھر لے آئے تھے اور مرتے ہوئے اپنی بیوی کو

وجہ سے مجھے دلاسہ دینے کے لئے اس کمرے میں ہی نہ آجائے یہ سوچ کر میں نے اپنے آنسو پوچھ لیے۔ کمرے میں اندھیرا ہو چکا تھا تو خوفزدہ تھی اور چاروں طرف دیکھ رہی تھی کہ کہیں کوئی روح یا چہرہ وہاں پر موجود تو نہیں ہے۔

اچانک کمرے میں ہلکی سی روشنی نظر آئی تو میں سخت خوفزدہ ہوگئی کہ کہیں اس روشنی کے ساتھ کوئی روح تو وہاں پر نہیں آرہی۔ پھر ایسی ہلکی ہلکی آوازیں آنا شروع ہوئیں جیسے کسی پرندے کے پر ہوں۔ شدید خوفزدہ ہو کر میں نے زور زور سے دروازہ بجایا تو گھر کی ملازم عورتوں نے دروازہ کھول کر کہا کہ یہ کتنے خوفناک طریقے سے چیخ رہی تھی۔ میری خوفناک آنٹی بھی وہاں پر آگئیں اور سختی سے کہا کہ میرے منع کرنے کے باوجود کس کی جرات ہوئی کہ اس دروازے کو کھولے۔ تم بہت چالاک اور اداکار لڑکی ہو۔ میں نے اپنی آنٹی سے کہا کہ اس خوفناک کمرے میں میں مر جاؤں گی۔ انہوں نے دھکا دے کر مجھے کمرے کے اندر ڈالا اور دوبارہ کمرے کو باہر سے تالا لگا دیا۔ میرے خوف نے کچھ دیر بعد مجھے بے ہوش کر دیا۔

جب ہوش آیا تو دیکھا کہ علاقے کے ڈاکٹر صاحب مسٹر لائڈ میرا علاج کر رہے ہیں۔ دوائی دینے اور کچھ دیر محبت سے بات کرنے کے بعد وہ چلے گئے تو میں نے ملازم عورتوں کو باتیں کرتے سنا کے اس کمرے میں سفید رنگ کے کپڑے پہنے ہوئے کوئی چیز آئی تھی۔ جس کے ساتھ بڑی جسامت کا ایک کتا بھی تھا جو تین بار بھونکنے کے بعد غائب ہو گیا۔

دوسرے دن تک میں جسمانی طور پر تو تندرست ہو چکی تھی مگر ذہن پریشان تھا اور مسلسل رو رہی تھی۔ ڈاکٹر صاحب دوبارہ آئے تو ہمدردی سے مجھ سے باتیں کرنے لگے۔ میں نے انہیں بتایا کہ میری بیماری کی وجہ یہ ہے کہ مجھے ایک آسیب زدہ کمرے میں بند کر دیا گیا

تھا۔ میرے ماں باپ مر چکے ہیں میرا کوئی بہن بھائی نہیں ہے اور اس گھر میں میرے اوپر بہت ظلم کیا جاتا ہے۔ ڈاکٹر صاحب نے مجھ سے پوچھا کہ کیا میرا کوئی اور رشتہ دار ہے تو میں نے کہا کہ میری آنٹی کہہ رہی تھیں کہ اگر کوئی ہو گا بھی تو بھکاری۔

ڈاکٹر صاحب نے میری آنٹی سے بات کی اور میں نے اس کے بعد ملازم عورتوں سے اپنے بارے میں سنا کہ میں بدصورت چھپکلی کی طرح کی ہوں۔ وہ سب خوش تھے کہ اب میں اس گھر سے چلی جاؤں گی۔ وہ کہہ رہی تھیں کہ میرے والد صاحب ایک غریب پادری

اور میرے پیدا ہونے کے چند ماہ بعد میری ماں بھی دنیا سے رخصت ہو گئیں۔

ان کی گفتگو سے اندازہ ہوا کہ مجھے سکول بھیج دیا جائے گا۔ سب لوگوں نے مجھ سے بات چیت ختم کر دی اور اسی طرح کافی دن گزر گئے تو جون نے پھر مجھے مارا جواب میں میں نے بھی اس کی بدصورت ناک پر مکہ مار دیا۔ اس کی ماں نے مجھے برا بھلا کہا تو میں نے بھی جواب دیا۔ خوفناک آنٹی غصے سے میرے پاس آئی اور مجھے زوردار طریقے سے مار کر بستر پر پھینک دیا۔ میں غصے میں بولے جا رہی تھی کہ اگر میرے ماموں زندہ ہوتے تو میرے ساتھ اس طرح کا سلوک نہ ہوتا یہ سن کر آنٹی نے مجھے اور زیادہ مارا۔ مہینے گزرتے رہے۔ کرسمس آتا تو لوگ خوبصورت کپڑے پہنے ہوئے نظر آتے۔

مزیدار کھانوں کی خوشبوئیں میں سونگھتی مگر نہ میں کسی کے پاس جاتی اور نہ کوئی میرے پاس آتا۔

کچھ ماہ بعد مسٹر بروکل ہرسٹ وہاں آئے۔ میری آنٹی ان سے میرے بارے میں بہت برائیاں کر چکی تھی۔ بروکل کا منہ چوڑا تھا اور ناک لمبی بڑے بڑے دانت بات کرتے ہوئے باہر نکل جاتے۔ آنٹی سے میری عمر پوچھی جو انہوں نے دس سال بتائی۔ مسٹر بروکل ہرسٹ مجھ سے میرا نام پوچھنے کے بعد کہنے لگے کہ بدتمیز بچے مرنے کے بعد جہنم میں جاتے ہیں۔ آگ میں جلائے جاتے ہیں۔ میری آنٹی نے کہا کہ یہ بہت بدتمیز ہے تو اسے اپنے لووڈ سکول میں داخل کر کے اس کا دماغ ٹھیک کریں۔ انہوں نے میرے بارے میں

بہت برائی کی اور میں پریشان تھی کہ نئی زندگی کی ابتداء جہاں پر ہو رہی ہے ان لوگوں سے میرے بارے میں کتنی زیادہ برائیاں کردی گئی ہیں اور یہ شخص مجھے کتنا برا خیال کر رہا ہوں گا۔ میری زبان خاموش تھی مگر آنکھوں سے آنسو ٹپک رہے تھے۔ مسٹر بروکل ہرسٹ

بچی کے لئے جتنا کر رہی ہیں اس کے لئے اسے آپ کا احسان مند ہونا چاہیے۔ پھر مجھے ایک کتاب دی جو جھوٹ بولنے والے بچوں کے برے انجام سے متعلق تھی۔ ان کے جانے کے بعد میں غصے میں اپنی آنٹی کے پاس بیٹھی رہی تو انہوں نے مجھے وہاں سے جانے کا کہا۔ جانے کے بجائے میں نے چیخ کر کہا کہ میں جھوٹ نہیں سچ بولتی ہوں اور سچ یہ ہے کہ تم بہت بری عورت ہو اور اس کتاب کی مجھ سے زیادہ تمہاری اپنی اولاد کو ضرورت ہے تم جیسی خراب عورت شکر ہے میری رشتہ دار نہیں۔ یہاں سے جانے کے بعد میں کبھی تم سے ملنے نہیں آؤں گی اور اگر کبھی تمہارا تعارف کروانا پڑا تو تمہیں بری عورت کہوں گی۔ تم نہایت ظالم عورت ہو۔ میں نے تم سے کتنی درخواست کی کہ مجھے اس آسیب زدہ کمرے میں بند نہ کرو مگر تمہیں بالکل رحم نہ آیا۔ تمہارے ظالم بیٹے نے مجھے کتنی دفعہ مارا پیٹا۔ جب بھی کسی نے تمہارے بارے میں پوچھا تو میں تمہارے ظالمانہ سلوک کے بارے میں بتاؤں گی۔

جو غصہ میں نے دل میں چھپایا ہوا تھا آج وہ نکال دیا اور دل کا بوجھ ہلکا ہو گیا۔ اگرچہ مجھے اپنی آنٹی سے اس طرح بات نہیں کرنی چاہیے تھی لیکن میرے اندر ایک آتش فشاں تھا جو پھٹ گیا اور میں اپنے آپ پر قابو نہ رکھ سکی۔ آدھے گھنٹے کے بعد غصہ کم ہوا تو مجھے احساس ہوا کہ آنٹی جو مجھ سے بڑی ہیں ان سے اس طرح بدتمیزی نہیں کرنی چاہیے تھی اور اب ان سے جا کر معافی مانگنی چاہیے۔ مگر نہیں معافی مانگنے سے تو وہ مجھے اور زیادہ تنگ کرنا شروع ہو جائیں گی۔

تھوڑی دیر بعد مجھے ملازمہ سے علم ہوا کہ کل مجھے اپنے نئے اسکول جانا ہے۔

دوسرے دن بہت صبح میری آنکھ کھل گئی۔ آنٹی نے رات کو ہی منع کر دیا تھا کہ صبح انہیں یا ان کے بچوں کو خدا حافظ کہنے کی ضرورت نہیں ہے۔ گھوڑا گاڑی میں تمام دن سفر کرتی رہی۔ اسکول پہنچی تو ایک عورت نے مجھے دیکھا اور کہا کہ اتنی چھوٹی بچی کو اکیلے نہیں بھیجنا

بعد پڑھائی شروع ہوئی۔ کھانے کا وقت ہوا تو بہت ہی بد ذائقہ دلیہ دیا گیا جو میں بالکل نہ کھا سکی اگرچہ مجھے بہت بھوک لگی ہوئی تھی۔ ایک بچی نے کھانے کی برائی کی تو ٹیچر نے اسے چپ کرا دیا مگر بعد میں ایک ٹیچر کی مجھے آواز آئی کہ کتنی بری بات ہے کتنا خراب کھانا دیا جاتا ہے۔ میں نے سب ٹیچرز کو دیکھا مگر مجھے کوئی بھی اچھی نہ لگی۔ لو ووڈ اس اسکول کا نام تھا مس ماریہ ٹیمپل اسکول کی سپرنٹنڈنٹ تھیں۔ پڑھائی کے بعد انہوں نے کہا کہ مجھے علم ہوا ہے کہ آج کھانا اچھا نہیں دیا گیا اس لیے اچھے کھانے کا انتظام کر دیا گیا ہے۔ سب حیران تھے مگر اچھا کھانا خوش ہو کر کھایا۔ کسی لڑکی نے میری طرف توجہ نہ دی۔

ایک لڑکی کتاب پڑھ رہی تھی میں نے پوچھا کس چیز کے متعلق ہے تو اس نے مجھے وہ کتاب پکڑا دی۔ نہ اس کتاب میں پریاں تھیں نہ جن تو میں نے وہ واپس کر دی۔ اس کا نام پوچھا تو اس نے ہیلن برنز بتایا۔ میں اس سے سوال کرتی رہی اور وہ بتاتی رہی کہ یہ غریبوں اور یتیموں کا اسکول ہے۔ ایک عورت کا اس عمارت کے بنوانے میں بڑا حصہ ہے اور اس کا بیٹا مسٹر بروکل ہرسٹ اب اس جگہ کی سیاہ و سفید کا مالک ہے۔ کھانا کپڑے اور دوسری چیزیں اسی کے پیسوں سے یہاں پر سب کو ملتی ہیں۔ وہ پادری ہے اور دو تین میل دور اس کی رہائش ہے۔ اس بچی نے بتایا کہ اس کی ماں فوت ہو چکی ہے دو سال سے وہ وہاں رہ رہی ہے۔ اور جب میں نے پوچھا کہ کیا وہ یہاں پر خوشی محسوس کرتی ہے تو اس نے جواب دیا کہ میں بہت زیادہ سوال کرتی ہوں اور اپنی کتاب پڑھنے لگی۔

شام کو جو کھانا دیا گیا وہ بھی بہت بد مزہ اور کھانے کے قابل نہ تھا۔

جس لڑکی سے میں باتیں کر رہی تھی اسے کمرے کے درمیان سزا کے طور پر کھڑا کیا گیا تھا۔ میں تو ایسی سزا کا تصور بھی نہیں کر سکتی تھی مگر وہ لڑکی خاموشی سے ایسے سب کچھ برداشت کر رہی تھی جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔ میں نے بعد میں بھی غور کیا کہ ٹیچر ہر بات پر اسے ڈانٹتی ہے اور برا بھلا کہتی ہے مگر وہ برداشت کرتی ہے۔ اگرچہ وہ دوسری لڑکیوں سے زیادہ پڑھی لکھی اور تمیز والی تھی۔ جب میں نے اس بارے میں اس لڑکی سے پوچھا تو اس کا ایک بالکل مختلف موقف سامنے آیا۔ کہنے لگی ٹیچر کی نہیں میری غلطی ہے۔ وہ پڑھا رہی ہوتی ہیں اور میرا دھیان دوسری طرف ہوتا ہے۔ مجھ میں بے ترتیبی بھی بہت زیادہ ہے۔ ٹیچر تو میری عادات درست کرنے کے لئے مجھے سناتی ہیں۔ میں نے اس سے کہا کہ میں تو اتنی بے عزتی برداشت نہیں کر سکتی تو اس نے کہا کہ جب میری باری آئے گی تو مجبوری سمجھتے ہوئے میں بھی اسے برداشت کروں گی۔ کچھ دن بعد موسم تبدیل ہوا اور اتنی زیادہ سردی ہو گئی کہ پانی جم گیا۔ بستر کے اندر بھی

میں نے تین مہینے بہت مشکل سے اس جگہ پر گزارے۔ اسکول کا ماحول خراب موسم بہت سرد کھانا بھی بہت خراب۔ بہت سردی میں بھی اتوار کے دن پیدل دو میل دور چل کر مسٹر بروکل ہرسٹ کہ گرجے میں جانا پڑتا۔ مس ٹیمپل خود بھی سردی سے اپنے آپ کو بچانے کی کوشش کرتیں اور ہمیں بھی تسلی دیتیں۔ اسکول میں چند کوئلے جلتے تو بڑی لڑکیاں زبردستی ان کی گرمی کے مزے لیتیں اور چھوٹی بچیوں سے کھانا بھی چھین کر کھا جاتیں۔ میرے ساتھ بھی ایسا ہی کیا جاتا میرا رونے کو دل چاہتا مگر برداشت کر لیتی۔

ایک دن مسٹر بروکل ہرسٹ وہاں پر آئے تو میں سوچنے لگی کہ اب سب ٹیچرز کو وہ میرے بارے میں بتائیں گے اور پھر میرا اور زیادہ برا وقت شروع ہو جائے گا۔

انہوں نے کہا کہ چیزوں کو بہت احتیاط سے استعمال کرنا چاہیے۔ بچیوں کو اتنا کھانا دینا چاہیے کہ ان میں صبر اور برداشت پیدا ہو۔ جسم سے زیادہ روح کی تربیت کی ضرورت ہوتی ہے۔ ایک لڑکی کے قدرتی اچھے بال تھے تو اس کے بال کٹوانے کا کہا تاکہ نمائش اور دکھاوے کی عادت کسی میں پیدا نہ ہو سکے۔ اسی گفتگو کے دوران تین انتہائی صحت مند خواتین داخل ہوئیں جنہوں نے بہت ہی اعلیٰ اور شاندار کپڑے پہنے ہوئے تھے اور بہترین بال بنائے ہوئے تھے۔ ان میں سے دو ان کی بہنیں تھیں اور تیسری بیوی۔ دراصل دوسری بچیوں کے لئے جو خیالات رکھتے تھے وہ خیالات اپنی بیوی اور بہن کے لیے نہیں تھے۔ میں ان سے بچنے کے لئے سلیٹ سے منہ چھپا کر

بیٹھی ہوئی تھی کہ اچانک وہ میرے ہاتھ سے گری اور تیز آواز پیدا ہوئی جس پر وہ میری طرف متوجہ ہوئے اور غصے میں کہا کہ اس بد تمیز لڑکی کو کلاس کے درمیان میں کھڑا کیا جائے۔ میں سٹول پر ان کے سامنے کھڑی تھی اور اب وہ مسلسل میری برائی کر رہے تھے

آنٹی کو بہت برا بھلا کہا اور ہیلن برن کو کہنے لگی کہ میں بہت بری لڑکی ہوں تم میرے پاس کیوں آئی ہو میں کچھ بھی نہیں کھاؤں گی۔ وہ اچھی لڑکی میرے پاس بیٹھ گئی اور کہنے لگی کہ دنیا میں تو کروڑوں لوگ ہیں جو تمہیں پسند کریں گے اور یہاں پر صرف اسی بچیاں جنہیں تمہارے بارے میں بتایا گیا۔ اور ہاں وہ شخص جس نے تمہاری برائی کی اسے کوئی بھی پسند نہیں کرتا اس لئے اس کی بات کوئی اہمیت نہیں رکھتی۔ اب تم سے لوگ ہمدردی کریں گے اور تمہیں اچھا سمجھیں گے۔ ہاں بچیاں ایک دو دن اس کے حکم کی وجہ سے تم سے دور رہ سکتی ہیں۔ اور دنیا کی باتوں کی پرواہ نہیں کرنی چاہیے اپنے ضمیر کو دیکھنا چاہیئے۔ انسانوں اور نظر آنے والی چیزوں کے علاوہ بھی ایک روحانی دنیا ہے جسے ہمارا بہت خیال ہے۔ اور فرشتے جانتے ہیں کہ کون گناہگار ہے اور کون معصوم۔ مجھے تمہارا چہرہ دیکھتے ہی اندازہ ہو گیا تھا کہ تم انتہائی معصوم ہو تو جب ایک معصوم کی روح اس کے جسم سے جدا ہو گی تو آسمان پر خدا اور فرشتے اس کا استقبال کریں گے۔ اور دنیا کی تکالیف کے بدلے میں اسے بہت بڑے بڑے انعامات سے نوازا جائے گا۔ جب اس نے بات ختم کی تو بہت دیر تک کھانستی رہی۔ پھر مس ٹیمپل وہاں پر آ گئیں اور ساتھ والے کمرے میں لے جا کر کہا کے کیا رونے کے بعد غصہ ختم ہو گیا ہے۔ میں نے جواب دیا کہ جب مجھ پر جھوٹا الزام لگایا جاتا ہے تو پھر میرا غصہ کبھی ختم نہیں ہوتا۔ ان کے پوچھنے پر اپنی آنٹی اور ان کے مظالم کے بارے میں بتایا۔ انہوں نے کہا کہ جس ڈاکٹر کا تم نے بتایا ہے ڈاکٹر لائیڈ میں انہیں جانتی ہوں اور کل ہی خط لکھ کر تمہاری باتوں کی تصدیق کروں گی۔ پھر ہمیں چائے بسکٹ اور کیک کھانے کو دیا۔ برن سے انہوں نے سینے کے درد کے بارے میں پوچھا اس کے بارے میں وہ فکر مند تھیں۔

ڈاکٹر صاحب کی طرف سے انہیں جواب موصول ہوا جس میں بتایا گیا کہ میں اچھی بچی ہوں۔ جس کا اعلان تمام سکول میں کیا گیا اور سب لوگوں نے آگے بڑھ کر مجھے مبارکباد دی۔ میں نے وہاں ڈرائنگ سیکھنا شروع کی اور خوبصورت تصویریں بنانے لگی۔ اب میں اس جگہ کی تکلیفوں کو بھی خوشی سے برداشت کر لیتی۔

بہار کا موسم آگیا۔ ہر طرف سبزہ تھا پھول تھے۔ موت کی خاموشی کے درمیان سے نئی زندگی پیدا ہو چکی تھی۔ مگر سردی میں کمزور ہونے کی وجہ سے بہت زیادہ لڑکیاں بیمار ہو گئیں۔ پڑھائی بند کر کے بچیوں کی دیکھ بھال شروع کر دی گئی۔ کچھ بچیوں کو ان کے رشتے دار لے گئے جو وہاں جا کر مر گئیں اور کچھ اسکول میں دنیا سے رخصت ہوئیں جنھیں بالکل خاموشی سے دفنا دیا گیا۔ ان دنوں میں بیماری کی وجہ سے کوئی بھی اس جگہ نگرانی کے لیے نہ آتا۔ کھانا بھی اچھا ملنا شروع ہو گیا۔ میں اور چند دوسری بچیاں جو بالکل تندرست رہیں اب اچھا کھانا کھاتیں اور باہر کے خوبصورت موسم کا لطف اٹھاتیں۔ میری سہیلی ہیلن برن کو تب دق کی بیماری تھی ٹی بی کا شدید بخار تھا اس لئے دوسروں سے دور رکھا جاتا۔ دراصل وہ مرنے والی تھی۔ وہ بہت معصوم اور اچھی تھی اور جس نیک اور اچھی دنیا کی باتیں کرتی

عمری میں ہی آزاد ہو جاؤں گی۔ میرے مرنے پر کسی کو غم اور دکھ بھی نہیں ہو گا اور کوئی روئے گا بھی نہیں یہ کتنی اچھی بات ہے۔ اسے شدید کھانسی آرہی تھی کہنے لگی میں مر رہی ہوں مگر آخری وقت میں تم میرے ساتھ رہنا۔ دوبارہ زندگی میں بھی ہم ایک ساتھ ہی ہوں گے۔ اس نے مجھے پیار کیا دعائیں دیں اور سو گئی۔ جب میں جاگی تو دیکھا کہ ایک ٹیچر مجھے ہاتھوں میں اٹھا کر میرے بستر پر لے جارہی ہے۔ کسی نے مجھے کچھ نہیں کہا لیکن بعد میں پتہ چلا کہ اسی رات جب میں اس کے ساتھ لیٹی تھی وہ مر گئی۔ جب بہت سے بچے مرے تو اس بات کا بہت زیادہ شور ہوا۔ لوگوں کو علم ہو گیا کہ وہاں کے حالات خراب ہیں تو چند دولت مند لوگوں نے مسٹر بروکل ہرسٹ کو ہٹا کر خود اس جگہ کا انتظام سنبھال لیا اور حالت بہتر کرنے کی کوشش کی۔ کوشش میں کامیاب ہوئے اور اچھے سکولوں میں اس کا شمار ہونے لگا

چھ سال میں نے اسکول میں تعلیم حاصل کی۔ اسکول کی سب سے بہترین طالبہ بنی اسی لیے وہاں پر ٹیچر بنا دیا گیا جہاں میں نے دو سال تعلیم بھی دی۔ اس تمام عرصے میں مس ٹیمپل نے میرا بہت ساتھ دیا۔ وہ نا صرف میری ماں تھیں بلکہ میری ٹیچر اور سہیلی بھی تھیں۔ دوسری بہت سی اچھی چیزوں کے ساتھ میں نے ان سے ہی صبر اور شکر کرنا سیکھا تھا۔ پھر ایک دن ان کی شادی ہوئی اور وہاں سے چلی گئیں۔ ان کے جانے کے بعد یعنی آٹھ سال کے بعد میں نے اداسی محسوس کی۔ اور ان کی جدائی میں خیال آیا کہ اس سکول سے باہر بھی

ایک دنیا ہے۔ وہاں سے جانے کی مجھے بھی خواہش ہوئی آزادی کی خواہش۔ سوچا نوکری کرنی چاہیے۔ لیکن نوکری کیسے ملتی ہے یہ مجھے علم نہ تھا نہ میرے پاس سفارش تھی نہ ہی میرے رشتے دار تھے۔

پھر بہت دیر سوچنے کے بعد اخبار میں اشتہار دے دیا۔ جواب میں مجھے ایک نوکری کرنے کی دعوت دی گئی۔ دس سال کی بچی کو پڑھانا تھا اور تیس پاؤنڈ سالانہ کی تنخواہ تھی۔ یہ خط ایک بڑی عمر کی عورت نے لکھا تھا اور یہ بات اچھی بھی تھی کیونکہ میں زیادہ عمر کی عورت کے ساتھ رہنے کی وجہ سے بہت سی مشکلات سے بچ سکتی تھی۔ ذہن میں اس جگہ کے بارے میں سوچتی رہی کہ ایک سنسان جگہ سے اب میں رونق کی جگہ پر چلی جاؤں گی۔ سکول کی کمیٹی نے میری بہت تعریف کی۔ ایک نیک نامی کا سرٹیفیکیٹ بھی مجھے دیا گیا جو میں نے

سولہ گھنٹے کے سفر کے بعد جب اس قصبے میں پہنچی تو مجھے لینے کوئی وہاں پر موجود نہ تھا اس لئے ایک سرائے میں کمرہ کرائے پر لے لیا جہاں ایک اکیلی لڑکی بیٹھی تھی۔ اب میں خوفزدہ ہو چکی تھی۔ سرائے کے ملازم سے پوچھا کے تھارن فیلڈ نام کی جگہ کہاں پر ہے اسے علم نہ تھا باہر گیا اور جلدی سے واپس آیا کہ کہیں آپ مس جین ایئر تو نہیں ہیں باہر ایک شخص آپ کا انتظار کر رہا ہے۔ وہ ملازم تھا جس کے ساتھ گھوڑا گاڑی پر بیٹھ کر میں نے سفر شروع کیا۔ دعا بھی مانگ رہی تھی کہ وہاں پر میرے حالات ٹھیک رہیں۔ پھر سوچا کہ اگر حالات خراب ہوں گے تو وہاں کی نوکری چھوڑ کر کسی اور جگہ نوکری کر لوں گی۔ گھر پہنچی جہاں ایک بڑی عمر کی عورت موجود تھی جس کے پاس ایک خوبصورت بلی بیٹھی ہوئی تھی۔ کمرہ گرم اور روشن تھا اور مجھے بہت اچھا لگا۔

انہوں نے خود میری چادر کو اتارا چائے اور کھانا منگوایا اور کہنے لگی کہ میں نوکروں سے زیادہ بات نہیں کرتی اور یہاں پر بہت کم مہمان آتے ہیں اس لئے تمہارے آنے کی بہت خوشی ہوئی ہے۔ میں نے بچی سے ملاقات کرنے کا کہا تو مجھے جواب دیا گیا کہ رات بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ مجھے میرا کمرہ دکھایا جو بہت اچھا تھا اور میں نے اپنے رب کا شکر ادا کیا۔ دوسرے دن اس شاندار گھر کو دیکھ کر حیران رہ گئی ہر چیز ترتیب سے تھی اور امیرانہ وضع قطع دکھا رہی تھی۔ میں نے بھی اچھے کپڑے پہنے تاکہ لوگوں پر میرا بھی اچھا اثر پڑے۔ باہر باغ میں گئی جہاں سے تین منزلہ عمارت کو دیکھا۔ بہت دور جنگلات نظر آ رہے تھے جن کے پیچھے پہاڑیاں تھیں۔ مجھے پرندوں کی

آوازیں وہاں پر بہت اچھی لگ رہی تھیں۔ وہ خاتون بھی آ گئیں مجھ سے محبت سے بات کی اور کہنے لگیں کہ میں یہاں کی نگران ہوں۔ اس عمارت کے مالک مسٹر ایڈروڈ روچیسٹر

اگر یہاں پر زیادہ نہیں رہیں گے تو عمارت خراب ہوتی رہے گی۔ مالک کی موجودگی ضروری ہوتی ہے۔ اور بچی جسے آپ پڑھائیں گی وہ انہوں نے گود لی ہوئی ہے ان کی اپنی بچی نہیں ہے۔ سات آٹھ سال کی بچی بھی آ گئی جو فرانس میں پیدا ہوئی تھی فرانسیسی ہی بولتی تھی اور انگلش بہت تھوڑی آتی تھی۔ میں خوش تھی کیوں کہ مجھے بھی فرانسیسی آتی تھی۔ میں نے اس سے فرانسیسی میں بات کی تو وہ بہت خوش ہوئی اور مجھے اپنی زبان میں فرانس سے یہاں تک آتے ہوئے سفر کی ساری کہانی سنائی۔ اس نے بتایا کہ اس کی امی فوت ہو چکی ہیں وہ بہت اچھی تھیں جنہوں نے گانا بھی سکھایا اور ڈانس کرنا بھی۔ امی کے مرنے کے بعد میں مسٹر فریڈرک کے ساتھ رہنے لگی جو غریب تھے پھر مسڈر ایڈورڈ روچیسٹر جو مجھ سے بہت پیار کرتے ہیں انہوں نے مجھے کہا کہ میں ان کے ساتھ ہی یہاں پر آ جاؤں۔ میں نے بچی کو تعلیم دینا شروع کر دی۔

گھر بہت قیمتی اشیاء سے سجایا گیا تھا اور بہت صاف ستھرا تھا مگر بتایا گیا کہ گھر کے مالک کبھی کبھار ہی وہاں آتے ہیں اور ان کی خواہش ہوتی ہے کہ انکے آنے پر صفائی کا شور شرابہ نہ ہو بلکہ گھر ہمیشہ ہی صاف ستھرا رہے۔ وہ بہت اچھی طبیعت کی مالک ہیں بہت اعلی خاندان سے ہیں اور بہت سی زمینوں کے مالک بھی۔

اس خاتون کے ساتھ میں نے تمام عمارت کی سیر کی۔ بہت شاندار کمرے تھے مگر بالکل سنسان اور اداس۔ میں نے پوچھا کہ کیا یہاں پر کوئی آسیب جن بھوت وغیرہ تو نہیں ہے جس پر خاتون نے جواب دیا کہ انہوں نے کبھی ایسی کوئی بات نہیں دیکھی۔ عمارت کو دیکھتے

ہو چکی تھی کیونکہ ایسی ہنسی کی آواز میں نے پہلے کبھی نہیں سنی تھی۔ خاتون نے گریس پول کو آواز دی جو آئی اور سلام کیا تو اس سے کہا کہ اتنا شور مچانا اچھا نہیں ہوتا۔ پھر میں بچی کو پڑھانے لگی۔ میں وہاں بہت خوش تھی کیونکہ سارے لوگ بہت اچھے تھے۔ عمارت کے اوپر جا کر چاروں طرف دیکھتی اور سوچتی کہ کاش میں ان پہاڑوں کے دوسری طرف موجود شہروں اور قصبوں میں جا سکتی اور وہ تمام چیزیں جو کتابوں میں پڑھتی تھی اپنی آنکھوں سے دیکھ سکتی۔

دن گزرتے رہے مگر مجھے اس پر اسرار ہنسی اور اس کے بعد کچھ بڑبڑاہٹ کے ساتھ بولنے کی آواز کئی بار سنائی دی۔ گریس پول مجھے نظر آتی مگر وہ ایسی نہ لگتی کہ پر اسرار قہقہے لگا سکتی ہو۔ ایک دن بیماری کی وجہ سے میں نے بچی کو چھٹی دی اور سوچا کہ بچپن میں چھٹی

بڑی خاتون نے ایک خط لکھا تھا تو میں نے کہا کہ دو میل دور ڈاک خانے میں یہ خط پوسٹ کر آتی ہوں۔ میری چہل قدمی اور سیر بھی ہو جائے گی۔ ایک میل سفر کے بعد تھک کر آرام کرنے بیٹھ گئی۔ کچھ دیر بعد ایک گھوڑے کے دور سے بھاگنے کی آواز آئی جو اسی طرف آرہا تھا۔ ایک اکیلی لڑکی ہونے کی وجہ سے میں پریشان تھی کہ اس سنسان جگہ میں کسی خطرے میں نہ پڑ جاؤں۔ گھوڑے پر ایک آدمی سوار تھا جس کے ساتھ ایک کتا بھاگ رہا تھا۔ کتا میرے قریب آیا مجھے دیکھا پھر آگے بڑھ گیا۔ میں گھوڑے کو جاتے ہوئے دیکھ رہی تھی مگر اچانک برف میں اس کا پیر پھسلا اور وہ گر گیا اسکے مالک اب زخمی حالت میں گرے ہوئے غصے اور تکلیف میں چیخ رہے تھے۔ کتا بھونکتا ہوا کبھی ان کے پاس جاتا کبھی گھوڑے کے پاس اور پھر میرے پاس آگیا۔ میں ان پاس گئی اور مدد کے لئے پوچھا۔ انہوں نے کہا نہیں اس کی ضرورت نہیں ہے۔ مشکل سے کھڑے ہوئے اور اس جگہ بیٹھ گئے جہاں میں بیٹھی تھی۔ پینتیس سال کے قریب ان کی عمر تھی جو مجھے زیادہ لگی اور اسی لئے میں مدد کرنے کا پوچھ رہی تھی۔ حسین و جمیل اور کم عمر ہوتے تو کبھی مدد کرنے کی ہمت نہ ہوتی۔ دوسرے مجھے اس چیز کا بھی احساس تھا کہ میں بھی بالکل خوبصورت نہیں ہوں۔ وہ مجھے اشارے سے وہاں سے جانے کا کہہ رہے تھے مگر میں وہاں پر کھڑی رہی اور کہا کہ اس حالت میں آپ کو اکیلا نہیں چھوڑ سکتی۔ میری ہمدردانہ آواز سن کر انہوں نے میری طرف دیکھا اور کہا تم کون ہو اور اس وقت تو تمہیں اپنے گھر میں ہونا چاہئے تھا۔ میں نے تھورن فیلڈ کی طرف اشارہ کیا کہ وہاں رہتی ہوں اور اگر چاند نکلا ہو تو اسکی روشنی میں خوفزدہ نہیں ہوتی۔۔ انہوں نے کہا کہ اچھا تو تم تھورن فیلڈ میں رہتی ہو وہ کس کا گھر ہے۔

مسٹر ایڈورڈ روچیسٹر وہاں کے مالک ہیں میں نے جواب دیا۔

ایڈورڈ روچیسٹر کو کیا تم جانتی ہو۔

نہیں میں نے انہیں کبھی نہیں دیکھا۔ مجھے علم بھی نہیں وہ کہاں رہتے ہیں میں وہاں ایک بچی کو پڑھاتی ہوں۔ میں خط پوسٹ کرنے جا رہی ہوں مگر اب آپکی مدد کرنا چاہتی ہوں۔

انہوں نے کہا کہ میرا یہ کام کرو اس گھوڑے کو پکڑ کر میرے قریب لے آئو۔ میں نے جیسے ہی گھوڑے کو پکڑنے کی کوشش کی تو اس نے ادھر ادھر ہلنا شروع کر دیا جسے دیکھ کر ان کی بہت زیادہ تکلیف میں بھی ہنسی نکل گئی۔ مجھے قریب بلایا اور معذرت کرتے ہوئے

اپنی زندگی میں پہلی مرتبہ میں نے کسی کی مدد کی تھی اگرچہ بہت ہی کم اس لیے یہ میرے لیے بہت اہم واقعہ تھا۔ میرے ذہن میں ایک نئے صحت منداور مضبوط انسان کی تصویر بھی بن چکی تھی۔ باقی تمام راستے میں اس واقع کے بارے میں سوچتی رہی۔ واپس گھر پہنچی تو میراانتظار کیا جارہا تھا کیونکہ رات ہو چکی تھی۔ وہاں پر ویسا ہی کتا مجھے نظر آیا جو اس آدمی کے ساتھ دیکھا تھا۔ آدمی نے اسے پائلٹ کے نام سے پکارا تھا تو میں نے بھی اچانک اسے کہا پائلٹ جسے سن کر وہ خوش ہو کر میرے پاس آگیا۔ ملازمہ نے بتایا کہ مالک آچکے ہیں اور یہ ان کا کتا ہے۔ راستے میں گھوڑے سے گر کر وہ زخمی ہو گئے اس لیے ڈاکٹر کو بھی بلایا گیا ہے۔ یہ بات سن کر میں حیران پریشان کھڑی تھی۔

گھر کے مالک کے آنے کے بعد گھر میں مہمان بھی آنا شروع ہو گئے۔ دن گزرا تو شام کو خاتون نے مجھے بتایا کہ شام کی چائے میں نے گھر کے مالک کے ساتھ پینی ہے۔ مجھے اچھے کپڑے پہننے کا کہا اور اپنا زیور بھی دے دیا اگرچہ غیر لوگوں کے سامنے میں اچھے کپڑے پہن کر جانا مناسب نہیں سمجھتی تھی۔ کمرے میں گئی اور میرے سامنے وہی صحت مند انسان بیٹھے ہوئے تھے۔ سنجیدگی سے مجھے ایسے بیٹھنے کے لئے کہا جیسے انہیں میری کوئی پرواہ نہیں ہو۔ بلکہ مجھے بھی یہ بات اچھی لگی کہ وہ مجھ پر توجہ نہیں دے رہے تھے۔ بڑی خاتون کے کہنے پر میں نے انہیں چائے پیش کی تو بچی کہنے لگی کہ کیا آپ ٹیچر کے لیے کوئی تحفہ نہیں لائے۔

انہوں نے غصے سے کہا کہ کیا تم لوگوں سے تحفہ لینا پسند کرتی ہو۔ میں نے نہیں میں جواب دیا۔ مگر تم نے بچی کو بہت اچھے طریقے سے پڑھایا ہے اس لیے تحفے کی حق دار ہو انہوں نے کہا۔ مجھے اپنے قریب بیٹھنے کا کہا اور پھر میرے بارے میں پوچھا۔ انہیں میرے سکول کا علم تھا۔ کہنے لگے اس سکول میں تو ایک سال میں انسان کی حالت خراب ہو جائے اور تم نے آٹھ سال گزار دیئے اسی لئے تو تم دوسری دنیا کی مخلوق نظر آتی ہو۔ تمہیں دیکھ کر ہی میں سمجھ گیا تھا کہ تم کوئی پراسرار چیز ہو جس کی وجہ سے میرا گھوڑا گر گیا اور میں زخمی ہو گیا۔ مجھ سے میرے والدین کے بارے میں پوچھا میرے گھر کے بارے میں پوچھا اور پوچھا کہ تم کس کی سفارش سے یہاں پر آئی ہو۔

بڑی خاتون نے میری مدد کی کوشش کی اور تعریف کی تو انہیں چپ کرا دیا گیا۔ پھر میرے اسکول اور تعلیم کے بارے میں مزید پوچھتے رہے۔ مجھ سے موسیقی کے بارے میں پوچھا اور میں نے انہیں پیانو بجا کر سنایا۔ میری بنائی ہوئی تصاویر کا انہوں نے جائزہ لیا۔ پوچھا کہ یہ تصاویر کس وقت بناتی ہو ان کا آئیڈیا کیسے لیا اور کہنے لگے کہ کیا واقعی تم میں اتنا دماغ ہے کہ ایسا کام کر سکو۔ پوچھا کیا تصویریں بناتے ہوئے تم خوشی محسوس کرتی ہو۔ میں نے ہاں میں جواب دیا۔ ان کے پوچھنے پر میں نے بتایا کہ جو کچھ میرے ذہن میں ہوتا تھا وہ ان تصویروں میں پیش کرنے میں ناکام رہی۔ انہوں نے تصویروں کی تعریف کی کہ اتنی کم عمری میں کافی اچھی تصویریں بنائی ہیں۔ پھر کہا کہ بچی کو نیند آ رہی ہو گی اور ہمیں باہر جانے کا اشارہ کیا۔ ہم سب شب بخیر کہہ کر باہر آ گئے۔ باہر آ کر میں نے خاتون سے کہا کہ ان کا موڈ تو ہر لمحہ تبدیل ہوتا رہتا ہے جس پر انہوں نے جواب دیا کہ میں اس کی عادی ہو چکی ہوں۔ دوسرے جن حالات سے وہ گزرے ہیں ان کا اثر طبیعت پر تو پڑنا ہی تھا۔ انہوں نے کافی خاندانی مشکلات اور گھریلو مسائل کا سامنا کیا۔ بڑا بھائی بھی چند سال پہلے ہی فوت ہوا ہے۔ اس نے اپنے باپ کو اپنے چھوٹے بھائی کے خلاف بھڑکا دیا تھا۔ جس پر مسٹر روچیسٹر نے اپنے گھر والوں سے ملنا جلنا بند کر دیا اور

اگلے کئی روز تک وہ اپنے کاموں میں مصروف رہے۔ لوگ ملاقات کے لیے آتے اور بعض اوقات رات کا کھانا بھی ان کے مہمان ان کے ساتھ کھاتے۔ صحت مند ہونے کے بعد کبھی وہ رات کو گھوڑے پر سیر کرنے نکل جاتے اور بہت رات کو واپس آتے۔ گھر میں کبھی کبھار راستے میں ان سے ملاقات ہو جاتی تو کبھی سلام کا جواب دیتے کبھی نہ دیتے۔ کبھی موڈ اچھا ہوتا تو مسکرا بھی دیتے۔ میں ان چیزوں کی عادی تھی اور بطور ملازمہ ان کی کسی بات کا برا نہ مناتی۔ ایک دن انہوں نے میری بنائی ہوئی تصویروں کا البم اپنے مہمانوں کو دکھایا۔ ان کے جانے کے بعد مجھے اور بچی کو نیچے بلایا جو اپنے کھلونے دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔ بڑی عمر کی خاتون کو بھی بلایا گیا اور انہیں کہا گیا کہ وہ بچی کے ساتھ مصروف رہیں تا کہ وہ ڈسٹرب نہ کرے۔ روشن دان میں موجود آگ کی طرف وہ دیکھ رہے تھے اور میں موقع کا فائدہ اٹھا کر ان کے چہرے کا جائزہ لے رہی تھی۔ آج وہ خوش بھی لگ رہے تھے اور چہرے پر مسکراہٹ بھی تھی نہ جانے مہمانوں کی وجہ سے یا انھوں نے زیادہ شراب پی لی تھی۔

اچانک انہوں نے میری طرف دیکھا اور انہیں معلوم ہو گیا کہ میں ان کا جائزہ لے رہی ہوں تو پوچھنے لگے میں خوبصورت ہوں یا نہیں۔ مجھے سوچ سمجھ کر جواب دینا چاہیے تھا حکمت عملی سے کام لینا چاہیے تھا مگر اچانک منہ سے نکل گیا نہیں جناب۔ انہوں نے غصے میں کہا کہ تم چپ چاپ بیٹھی رہتی ہو لگتا ہے بہت معصوم ہو لیکن اگر سوال پوچھا جائے تو جواب اتنا سخت ہوتا ہے جیسے چاقو سے زخم لگایا گیا ہو۔ میں نے ان کا غصہ کم کرنے کے لیے کہا کہ دراصل ہر شخص کی خوبصورتی کا معیار دوسرے سے مختلف ہوتا ہے۔ وہ بولے یہ دوسرا حملہ تم نے مجھ پر کیا ہے۔ میں دوسرے لوگوں کے مقابلے میں کہاں سے کم ہوں۔ میں نے اپنی غلطی تسلیم کرتے ہوئے اپنے الفاظ واپس لے لئے۔ انہوں نے اپنے ماتھے سے بال ہٹائے اور کہا کہ اب تمہیں بتانا پڑے گا کہ مجھ میں کیا کمی ہے کیا میں تمہیں بیوقوف

مجھے ان سے اتنے مشکل سوال کی امید نہیں تھی اس لیے پریشان ہو چکی تھی کہ کیا کہوں کہ اگر دل پتھر کا ہو چکا ہے تو دوبارہ گوشت کا ہونا کس طرح ممکن ہے۔ شاید انہوں نے زیادہ شراب پی لی تھی اور اب نشے میں بہک چکے تھے۔ انہوں نے مجھے پریشان ہوتا ہوا دیکھا تو کہنے لگے کہ تم بھی تو میری طرح خوبصورت نہیں ہو لیکن اس وقت پریشانی میں خوبصورت لگ رہی ہو۔ میری برائی کرنے سے تو بہتر تھا کہ تم خاموشی سے قالین کی طرف ہی نظریں جمائی رکھتیں۔ وہ کھڑے ہوئے تو ان کا چوڑا سینا بہت نمایاں ہو گیا۔ ان میں خود اعتمادی بہت زیادہ تھی۔ ابتدا میں وہ بدصورت نظر آئے مگر گفتگو کرنے کے بعد انسان کو اپنا خیال تبدیل کرنا پڑتا اور ان کی ظاہری خامیوں کو نظر انداز کرنا پڑتا۔

پھر کہنے لگے کہ آج میری خواہش تھی کہ کسی سے ایسی باتیں کروں کہ ذہن میں تازگی پیدا ہو خوشی کا احساس ہو۔ بچی سے یا بزرگ خاتون سے ایسا کرنا ممکن نہ تھا۔ آج میں تمہارے بارے میں جاننے کا خواہش مند ہوں تو اپنے بارے میں بتاؤ۔ میں خاموش رہی تو بولے شاید تمہیں میری باتیں بری لگی ہیں۔ میں نے تمہیں اپنے برابر تصور کیا اور برابری کی سطح پر ایسی گفتگو کی۔ غصے میں بات کرنا میری عادت ہے جس کے لیے میں معافی چاہتا ہوں۔ اگر مجھے تم پر کوئی برتری حاصل ہے تو وہ یہ کہ میں تم سے بیس سال بڑا ہوں میں نے بہت زیادہ دنیا دیکھی ہے۔ میری سوچ ایک جگہ رک چکی ہے اس میں زنگ لگ چکا ہے۔ تو اپنی زیادہ عمر کا فائدہ اٹھاتے ہوئے میں تم سے درخواست کرتا ہوں کہ میری سوچوں میں دوبارہ حرکت پیدا کرو۔ یہ تو میرے لئے خوشی اور اعزاز کی بات ہو گی میں نے کہا۔

پہلے یہ بتاؤ کہ میں عمر میں تم سے بڑا ہونے کی وجہ سے تم پر رعب ڈال سکتا ہوں۔ اگر زیادہ عمر نے آپ میں عقلمندی پیدا کی ہے تو اس چیز کا آپ مجھ پر ضرور رعب و دبدبہ ڈال سکتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ نہیں میں نے عمر کو اچھے طریقے سے استعمال نہیں کیا مگر پھر بھی اگر میری کوئی بات بری لگے تو اسے نظر انداز کر دینا۔ میں مسکرانے لگی یہ سوچ کر کہ میں تو ان کی ملازمہ ہوں اور میرے نا چاہتے ہوئے بھی یہ مجھے سنانے کا حق رکھتے ہیں اور یہ بات انہیں بتا دی۔ انہوں نے کہا ٹھیک ہے میں بھول گیا تھا کہ تم میری ملازم ہو اور اسی وجہ سے کوئی بات بری لگے تو برداشت کر لینا۔ میں نے کہا کہ ملازم ہونے کے باوجود بھی کون زیادتی برداشت کرتا ہے۔ وہ غصے میں تو آئے مگر کہنے لگے کہ جتنا سچ تم بولتی ہو اتنا کوئی اور لڑکی نہیں بول سکتی۔ شاید یہ قدرت نے تمہیں تحفے کے طور پر عطا کی ہو۔ ہو سکتا

انہوں نے کہا میں بالکل تمہاری طرح کا تھا۔ پاک صاف نیک اور معصوم۔ اور اس کے بعد امیروں میں جو برائیاں ہو سکتی ہیں وہ سب مجھ میں پیدا ہو گئیں۔ کسی کو برائیاں کرنا پسند نہیں ہوتیں اور مجھے بھی پسند نہیں ہیں۔ تقدیر نے مجھے غلط راستے پر ڈال دیا اور پھر میں اسی راستے پر چلتا رہا۔ تاریکیوں اور گہرائیوں میں گرتا رہا۔ اب تو اس زندگی کی وجہ سے میں شرمندگی محسوس کرتا ہوں۔ میں نے کہا کہ شرمندگی محسوس کرنے کے بعد تو انسان اپنے آپ کو بدل سکتا ہے۔ وہ بولے اگر کوئی صحیح راستے پر ڈالے تو پھر یہ ممکن ہوتا ہے۔ خوشیاں ہمیشہ مجھ سے دور بھاگتی رہیں اور کیا مجھے خوشی حاصل کرنے کا حق نہیں ہے۔ اور میں یہ حاصل کرنے کا فیصلہ کر چکا ہوں۔ میں نے کہا کہ اس طرح تو آپ مزید تاریکیوں کی طرف جا سکتے ہیں تو وہ بولے تمہیں زندگی کا کچھ علم نہیں۔ ممکن ہے میں دوبارہ انہیں حاصل کر لوں۔ مجھے علم ہے میں ایسا کر سکتا ہوں۔ نیکی کا نور میرے سامنے ہے مجھے نظر آ رہا ہے۔ انہوں نے کسی ایسے نور کو گلے لگا لیا جو مجھے نظر نہیں آ رہا تھا اور کہنے لگے دیکھو یہ مجھ میں داخل ہو چکا ہے۔ میں نے کہا کہ اگر آپ اچھے خیالات کو ذہن میں لائیں اور نیک زندگی کی ابتدا کر دیں تو جلد ہی اپنے خراب ماضی کو بھول جائیں گے۔ میں وہاں سے جانے لگی تو وہ بولے کیا میری باتیں تمہیں پریشان کر رہی ہیں۔ میں نے کہا کہ دراصل آپ بہت مشکل باتیں کرتے ہیں۔ وہ بولے نہیں در حقیقت تم احتیاط پسند ہو اور کسی قسم کی غلطی کرنے سے بچنا چاہتی ہو۔

پریشان نہ ہو معصومیت میں اگر کوئی غلط بات بھی کرے تو اسے درست سمجھنا چاہیے۔ تم ہنستی مسکراتی کیوں نہیں۔ لگتا ہے پرانی زندگی کی خراب یادیں اب تک تمہارے ساتھ ہیں۔ تمہارے چہرے پر میں یہ سب کچھ دیکھ سکتا ہوں۔ تم مجھے دیکھ کر پریشان ہو جاتی ہو مگر وقت کے ساتھ ایسا نہیں رہے گا۔ اس وقت تو تم یہاں سے جانا چاہتی ہو۔ مگر ابھی میری پریشانی میں اضافہ ہونے والا ہے اس بچی کی وجہ سے جسے عیش و عشرت ورثے میں ملا ہے۔ دیکھو اور انتظار کرو۔ بچی معمولی کپڑوں میں باہر گئی اور بہت زیادہ شوخ و چنچل اور

شاندار کپڑے اور زیور پہن کر دوبارہ کمرے میں داخل ہوئی۔ اب اس کا انداز بالکل ایسا تھا جیسے بڑی عمر کی کوئی امیر زادی ہو۔ وہ اداسی سے اسے دیکھ رہے تھے۔ پھر کہنے لگے تم اندازہ نہیں کر سکتیں کہ جوانی کی بہار میں میں کس قدر خوبصورت تھا۔ مگر اب تو خزاں آچکی ہے۔ اسی ماضی کی بہار کا یہ فرانسیسی پھول مجھے تحفے میں ملا ہے۔ اس پھول کی شاخ کے بارے میں تو مجھے علم نہیں مگر اس پودے کی زمین سونے کی تھی۔ اس پھول کی طرف سے میں بہت پریشان اور فکر مند رہتا ہوں۔ یہ پھول کتنا خوبصورت ہے مگر مصنوعی۔ اس کی

کچھ دن بعد میں بچی کے ساتھ باہر گھوم رہی تھی کے مسٹر روچیسٹر بھی وہاں آ گئے۔ بچی کتے پائلٹ کے ساتھ کھیلتی رہی اور وہ میرے ساتھ چلتے ہوئے اس بچی کے بارے میں بتانے لگے۔ وہ فرانس میں تھے اور بھرپور جوان تھے۔ وہاں تھیٹر کی ایک بہت ہی خوبصورت ڈانسر کو دیکھا۔ اس سے محبت شروع کی اور محبت کا جواب محبت سے ملا۔ اس کی محبت میں اس قدر پاگل ہو چکا تھا کہ اپنی دولت اس پر پانی کی طرح بہائی۔ میرے پاس شاندار جوانی تھی بے فکری تھی اور بہت زیادہ دولت بھی تھی۔ اس کے لیے شاندار رہائش گاڑی اور نوکروں کا بندوبست کیا۔ اچانک ایک دن اس سے ملنے چلا گیا مگر وہ گھر میں موجود نہ تھی تو وہاں بیٹھ کر سگار سے لطف اندوز ہونے لگا مجھے اجازت دو کہ میں اس وقت بھی سگار پی سکوں۔ بہت دیر بعد وہ آئی تو ایک اور نوجوان بھی اس کے ساتھ تھا۔ تم نے کبھی کسی سے محبت نہیں کی ہوگی اگر کرتیں تو علم ہوتا کہ اپنے محبوب کے ساتھ کسی اور کو انسان بالکل بھی برداشت نہیں کر سکتا۔ محبت اور حسد سے ہی تو انسان کی روح چونک کر جاگتی ہے۔ سمندر بالکل خاموش نظر آرہا ہو تو کوئی یہ نہیں کہہ سکتا کہ اس کے نیچے کس قدر شدید طوفان آیا ہوا ہے۔ تمہارے ساتھ بھی ایسا ہی ہوگا کہ ایک دن زندگی کی ندی کسی طاقتور چٹان سے ٹکرائے گی اور بہت سی لہروں میں بکھر جائے گی پھر یا تو تم قطروں کی صورت میں زمین میں غائب ہو جاؤ گی یا پھر کوئی بڑی لہر آئے گی اور تمہیں زندگی کے عظیم سمندر کے ساتھ ملا دے گی۔ میری ذات بھی اب کچھ اس طرح کی ہے۔ اس جگہ تھارن فیلڈ کو بھی میں بہت پسند کرتا ہوں نفرت کرنے کے باوجود۔

کوئی بات ان کے ذہن میں آئی تھی جس کی وجہ سے دانت پیسنے کے بعد اپنے پیر کو زور سے زمین پر مارا۔ انہوں نے عمارت میں بنے ہوئے ایک کمرے کی طرف اس طرح دیکھا جس سے ان کی ایک بالکل مختلف شخصیت نظر آئی۔ جس میں تکلیف بھی تھی شرمندگی بھی افسوس اور تنہائی کے جذبات بھی مگر جلد ہی اپنے ذہن میں موجود طوفانوں پر قابو پا کر مسکرانے لگے۔ پھر مجھے کہنے لگے کہ وہ جو سوکھا ہوا درخت ہے نا اس کے پیچھے ابھی میری قسمت انسانی شکل میں میرا مذاق اڑا رہی تھی کہہ رہی تھی کہ اس عمارت کو تم پسند کرنے کی ہمت بھی نہیں کر سکتے اور میں نے فیصلہ کر لیا ہے کہ اس عمارت سے محبت کر کے رہوں گا۔

میں نے یاد کرایا کہ جب محبوبہ کے ساتھ ایک آدمی کو دیکھا تو پھر کیا ہوا۔

وہ کہنے لگے کہ میں نے شدید حسد کا احساس کیا اور یہ بات آج تک کسی کو نہیں بتائی جو تمہیں بتا رہا ہوں کیونکہ تم میں معصومیت ہے۔ میں چھپ کر ان دونوں کو دیکھتا رہا۔ وہ آدمی ایک معمولی اور گھٹیا شخص تھا جو کسی طرح بھی میرے مقابلے کا نہ تھا جبکہ وہ عورت میرے ہی تحفہ دیئے ہوئے زیورات پہن کر اس آدمی سے عشق لڑا رہی تھی۔ مگر اس کمتر انسان کو دیکھ کر جس سے میرا کوئی مقابلہ نہ تھا میرا غصہ ختم ہو گیا۔ یہ بات بھی سمجھ آ گئی کہ یہ عورت میرے بالکل بھی قابل نہیں ہے۔ میں نے ان دونوں کو اپنا مذاق اڑاتے ہوئے بھی سنا۔ میں یہ برداشت نہ کر سکا اس لڑکی کو اس آدمی کے بازو سے جدا کیا وہ بہت روئی معافی مانگی مگر اسے گزارے کے پیسے دے کر وہاں سے رخصت کر دیا اور اس آدمی کو مقابلے کی دعوت دی وہ بزدل اور کمزور میرا مقابلہ کہاں کر سکتا تھا ایک گولی اس کے ہاتھ میں لگی اور وہ جان بچا کر بھاگ گیا۔ یہ بچی اس نوجوان جوڑے کی ہے مگر اس لڑکی کا کہنا تھا کہ یہ میری اولاد ہے۔ مگر دیکھو اس کی

پھر وہ عورت اپنے ایک اور عاشق کے ساتھ وہاں سے بھاگ گئی اس بچی کو چھوڑ کر۔ مجھے علم ہوا کہ یہ بہت برے حالات میں ہے اور کھانے پینے کی پریشانی ہے تو اسے یہاں پر بھجوانے کا انتظام کیا۔ کیا اب تم اس بچی سے نفرت کرو گی اور مجھے کسی نئی ٹیچر کا انتظام کرنا پڑے گا۔

میں نے جواب دیا کہ یہ سب کچھ سننے کے بعد تو مجھے اس بچی سے پہلے سے زیادہ محبت ہو چکی ہے۔ بغیر ماں باپ کے بچی ہے اور ان تمام باتوں میں بالکل بے قصور ہے۔

ان کے جانے کے بعد بچی میرے پاس آئی میں نے اسے بہت پیار کیا اور غور سے دیکھا کہ شاید اس میں مسٹر روچیسٹر کی کوئی جھلک نظر آ جائے۔ امیروں کا عشق کرنا تو کوئی بڑی بات نہیں تھی لیکن یہ بات سوچنے لگی کہ مسٹر روچیسٹر اب اس جگہ میں پہلے سے زیادہ دھیان دیں گے اور یہاں پر ہی خوشیاں تلاش کریں گے۔ پھر سوچا کہ مجھے ان تمام چیزوں سے کیا مطلب۔ ہاں اپنی ذاتی باتیں بتا کر مجھ پر جو اعتماد کیا تھا اس کی میں شکر گزار تھی۔ پھر میں محسوس کرنے لگی کہ ان کا رویہ میرے ساتھ بہتر ہو رہا ہے۔ جس سے مجھے اپنے رشتہ داروں کی کمی کا احساس بھی کم ہونے لگا۔ جب انہیں سوچوں میں گم دیکھتی تو ان کے لئے ہمدردی محسوس کرتی۔ ان کے اس مشکل وقت میں انہیں تسلی دینے کی کوشش کرتی۔ پہلے وہ کبھی دو ہفتوں سے زیادہ اس جگہ پر نہیں ٹھہرے تھے مگر اب دو مہینوں سے وہاں پر موجود تھے۔

ایک رات میں اپنی سوچوں میں ڈوبی ہوئی تھی نیند نہیں آ رہی تھی موم بتی بند کر چکی تھی اس لیے بالکل اندھیرا تھا کہ اچانک اپنے اوپر کی جانب سے کسی کے بولنے کی آواز سنی جس میں بہت دکھ شامل تھا۔ رات دو بجے کا گھنٹہ بجا مگر نیند مجھ سے بہت دور تھی۔ ایسا لگا جیسے کوئی دروازہ اور کھڑکی پر ہاتھ پھیر رہا ہو مگر میرے پوچھنے پر کسی نے جواب نہ دیا تو میں سمجھی کہ شاید کتا پائلٹ ہو گا۔ پھر ہر طرف خاموشی کے دوران ایک خوفناک ہنسی کی آواز مجھے سنائی دی۔ اسے سن کر میں بہت پریشان ہوئی اور میرے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔

پریشانی کی حالت میں خوف مجھ سے دور چلا گیا اور میں بھاگ کر مسٹر روچیسٹر کے کمرے میں گئی۔ مسٹر روچیسٹر کے کمرے کی چادریں جل چکی تھیں اور اب پردے بھی جل رہے تھے۔ اتنی شدید آگ کے باوجود مسٹر روچیسٹر گہری نیند سو رہے تھے۔ میرے زور زور سے ہلانے پر بھی وہ نہ اٹھے شاید بے ہوش تھے۔ ان کی چادر کو جلتا دیکھ کر میں نے خطرہ محسوس کر لیا اور بہت سا پانی تیزی سے لا کر آگ بجھائی۔ جب بہت سا پانی مسٹر روچیسٹر کے اوپر گرا تو وہ ہوش میں آئے اور اتنے غصے میں تھے کہ گالیاں دینے لگے کہ کیا یہ سیلاب کا پانی ہے۔ میرے بتانے پر کہ سیلاب نہیں آگ لگ گئی تھی تو انہوں نے مجھے پہچانا اور کہا کہ کیا کسی نے مجھے پانی میں ڈبونے کی سازش کی تھی۔ موم بتی کی روشنی میں جب ہر چیز جلی ہوئی اور پانی سے آگ بجھی ہوئی دیکھی تو مجھ سے اس بارے میں پوچھا۔ میں نے پہلے خوفناک ہنسی کے بارے میں بتایا اور پھر آگ کے بارے میں وہ سب کچھ غور سے سنتے رہے پھر مجھے کہا کہ تم گرم کپڑا اوڑھ لو اور کچھ دیر کرسی پر آرام کرو میں چند منٹ باہر سے ہو کر آتا ہوں تیسری منزل پر میں جانا چاہتا ہوں۔ اس بارے میں نہ کسی سے بات کرنے کی ضرورت ہے اور نہ کسی کو بلانے کی۔ کافی دیر بعد وہ آئے تو بہت سنجیدہ اور پریشان لگ رہے تھے۔ پوچھنے لگے کیا اس آواز کے ساتھ کسی کو دیکھا بھی تھا میں نے کہا نہیں مگر گریس پول ویسے ہی پاگلوں کی طرح ہنستی ہے تو وہ کہنے لگے ہاں ایسی ہی بات ہے۔ اب رات کے چار بج رہے ہیں۔ تم تھک گئی ہوں گی جا کر آرام کرو۔ اس بات کا کسی سے ذکر نہ کرنا۔ میں جانے لگی تو مجھے دوبارہ روکا اور پوچھا کہ تم نے خود کو خطرے میں ڈال کر میری جان کیوں بچائی۔ اور اب بالکل ایسے جا رہی ہو جیسے مجھے نہیں جانتیں تمہیں مجھ سے ہاتھ ملا کر جانا چاہیے۔ دونوں ہاتھوں سے میرا ہاتھ پکڑا اور کہنے لگے کہ میں کسی کا احسان نہیں لیتا مگر میں تمہارا شکر گزار ہوں۔ مجھے علم ہو رہا تھا کہ تم میرے اوپر بڑا احسان کرو گی۔ تمہاری باتوں اور آنکھوں میں یہ چیز مجھے نظر آ گئی تھی۔ خدا حافظ۔ میں بستر پر گئی مگر ایسے حالات میں نیند کہاں آ سکتی تھی۔ میں نے محسوس کیا کہ ایک ایسی کشتی پر میں سفر کر رہی ہوں جو سمندر کے شدید طوفانوں کے اوپر سفر کر رہی ہے۔

میں مسٹر روچیسٹر سے ملنا بھی چاہتی تھی اور ان کا سامنا کرنے سے ڈر بھی رہی تھی۔ وہ نہ آئے مگر ان کے کمرے سے دیگر لوگوں کے ساتھ باتیں کرنے کی آوازیں آتی رہیں پھر کمرے کی صفائی کی جانے لگی۔ گریس پول نظر آئی مگر وہ تو ایسے نظر آ رہی تھی جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔ یہ ممکن نہ تھا کہ کوئی عورت رات کو اپنے مالک کو قتل کرنے کی کوشش کرے اور دوسری صبح بالکل پریشان نظر نہ آئے۔ میرے پوچھنے پر بتانے لگی کہ رات کو موم بتی سے مسٹر روچیسٹر کے کمرے میں آگ لگ گئی جو پانی سے بجھائی گئی۔ یہ سب کچھ بتاتے ہوئے نہ وہ فکر مند ہوئی نہ خوفزدہ۔ پھر وہ پوچھنے لگی کہ ہم ملازم تو بہت دور رہتے ہیں مگر آپ کا کمرہ تو قریب ہے کیا آپ نے کوئی آواز نہیں سنی رات کو۔ میں نے اسے خوفناک انسانی ہنسی کی آواز کے بارے میں بتایا اور محسوس کیا کہ وہ باتوں باتوں میں مجھ سے میری عادات اور راز اگلوانا چاہتی ہے۔ میں حیران تھی کہ اس عورت کو نا پولیس کے حوالے کیا گیا اور نا ہی نوکری سے نکالا گیا۔ مسٹر روچیسٹر کس بات کی وجہ سے اسے برداشت کر رہے ہیں۔ پھر ذہن میں خیال آیا کہ اب تو یہ خوبصورت نہیں مگر کچھ سال پہلے تو بہت خوبصورت ہوگی اور اس وقت مسٹر روچیسٹر بھی جوان ہوں گے۔ سنجیدہ عورت ہے اس لیے شاید مسٹر روچیسٹر اسے پسند کرتے ہوں۔

شام ہوگئی مگر مسٹر روچیسٹر نے نہ بلایا نہ ملاقات ہوئی۔ سوچ رہی تھی کہ آج ان سے ضرور ملاقات کروں گی اور گریس پول کے بارے میں پوچھوں گی۔ مگر پھر چائے کے دوران پتہ چلا کہ وہ تو صبح ہی اپنے دوست کے پاس چلے گئے تھے اور کچھ دن بعد ہی آئیں گے۔ عورتیں تو خاص طور پر انہیں بہت پسند کرتی ہیں کیونکہ ان کی نسل بہت اعلی ہے امیر ہیں۔ جہاں گئے ہیں وہاں بھی تین خوبصورت لڑکیاں موجود ہیں۔ وہ مجھے بتائے بغیر چلے گئے بغیر ملے جس سے میں شرمندگی محسوس کر رہی تھی اور سمجھ آ گئی تھی کہ تمام باتوں کے باوجود انہوں نے مجھے ملازم ہی سمجھا۔ مجھے اپنے غریب اور خوبصورت نہ ہونے کا شدت سے احساس ہوا۔ اور ان خوبصورت لڑکیوں کے بارے میں سوچا جن کے پاس مسٹر روچیسٹر موجود ہوں گے۔ اگلے پندرہ دن تو تصویریں بنانے میں گزر گئے ایک اس لڑکی کی جو بہت ہی خوبصورت تھی اور دوسری میرے جیسی معمولی۔ اور اچھا ہوا کہ میں نے اس کام میں اپنے آپ کو مصروف کر لیا ورنہ جو حالات مجھے پیش آنے والے تھے ان کا میں وہم و گمان میں بھی تصور نہیں کر سکتی تھی۔ ایسے حالات میں تو میری جان بھی

پندرہ دن تک وہ واپس نہ آئے تو بڑی خاتون کہنے لگیں کہ شاید لندن چلے گئے ہوں یا کسی دوسرے ملک ان کا کچھ نہیں کہا جا سکتا ہو سکتا ہے کہ شاید سال ڈیڑھ سال بعد واپس آئیں۔ پہلے بھی ایسا ہوتا رہا ہے یہ بات سن کر میں بہت افسردہ اور پریشان ہوگئی۔ مگر فوری طور پر اپنے آپ پر قابو پایا اور حقیقی زندگی کا سامنا کرنے کے لیے تیار ہوگئی۔ مجھے ان سے کسی قسم کی امیدیں لگانے کے بجائے ان کا شکر

گزار ہونا چاہیے کہ وہ مجھے اچھی تنخواہ دے رہے ہیں۔ بچی کو تو میں اچھے طریقے سے پڑھاتی رہی مگر اب میرا کام میں دل نہیں لگ رہا تھا اور کئی مرتبہ سوچا کہ اخبار میں اشتہار دے کر کسی اور جگہ نوکری تلاش کروں۔ ایک دن مسٹر روچیسٹر کا خط آیا بڑی خاتون نے پڑھنا شروع کیا تو چائے پیتے ہوئے میرے ہاتھ کانپنے لگے۔

تین دن بعد مسٹر روچیسٹر اپنے بہت سے دوستوں کے ساتھ آرہے تھے۔ گھر میں بہت زیادہ صفایاں کی گئیں۔ بچی کو پڑھانا چھوڑ کر میں بھی صفائی میں شامل ہوئی مگر جب کبھی گریس پول سفید کپڑے پہنے ہوئے تیسری منزل سے نیچے اترتی نظر آتی تو میں بہت سخت خوفزدہ ہو جاتی۔ وہ تیسری منزل میں ہی اپنے کمرے میں رہتی کچھ دیر کے لئے نیچے آتی کھانا کھا کر واپس اپنے آسیب زدہ کمرے میں بند ہو جاتی۔ جہاں سے اس کی خوفناک آواز مجھے سخت خوفزدہ کر دیتی۔ مگر میں حیران تھی کہ میرے علاوہ کوئی بھی اس کی طرف توجہ کیوں نہیں دیتا۔

میں نے لوگوں کو گفتگو کرتے ہوئے سنا کہ گریس پول کی تنخواہ دوسرے ملازمین کی تنخواہ سے پانچ گنا زیادہ ہے کیونکہ جو کام اس نے اپنے ذمہ لیا ہے وہ اس کے علاوہ کوئی اور نہیں کر سکتا۔ مجھے دیکھ کر بات تبدیل کر دی گئی تو میں سمجھ گئی کہ یہاں پر کوئی ایسی بات ہے

جب مسٹر روچیسٹر کے آنے کا وقت ہوا تو سب لوگوں نے بہت زیادہ تیاری کی مگر میں نے اپنے کمرے میں ہی اکیلے رہنے کا فیصلہ کیا۔

بہت ساری اعلی گھوڑا گاڑیاں شاندار طریقے سے اندر داخل ہوئیں۔ بہت سے آدمیوں کے ساتھ وہ خوبصورت لڑکی بھی شاندار کپڑوں کے ساتھ گھر میں داخل ہوئی۔ میں باہر نہیں جانا چاہتی تھی مگر بچی نے کہا کہ اسے بھوک لگی ہے تو باورچی خانے میں جانا پڑا جہاں سے بنی ہوئی شاندار مچھلی اور دوسرے بہترین کھانوں کی خوشبو آرہی تھی۔

رات کو ہال کمرے میں موسیقی کے ساتھ ایک لڑکی کے گانے کی آواز آئی جس کے ساتھ مسٹر روچیسٹر کی آواز بھی شامل ہو گئی۔

دوسرے دن تمام لوگ سیر کرنے گئے۔ میں دیکھ رہی تھی کہ وہ لڑکی اور مسٹر روچیسٹر ایک دوسرے کے بہت قریب ہو کر باتیں کر رہے ہیں۔ مہمانوں سے ملاقات کے لیے مجھے اور بچی کو شام کے وقت بلایا گیا تھا۔ مہمانوں کے آنے سے پہلے ہی میں اچھے کپڑے پہن کر بچی کے ساتھ ہال میں گئی اور ایک خالی کرسی پر بیٹھ گئی۔ جلد ہی باقی مہمان آگئے جن میں خوبصورت لڑکیاں بھی شامل تھیں۔ جس لڑکی سے مسٹر روچیسٹر کی شادی کے بارے میں سوچ رہی تھی وہ واقعی بہت خوبصورت تھی مگر بہت زیادہ مغرور بھی نظر آرہی تھی۔ مسٹر روچیسٹر بھی وہاں پر موجود تھے مگر دوسرے مہمانوں سے باتوں میں مصروف اور مجھے بالکل نظر انداز کر چکے تھے۔ میں نے وہ وقت سوچا جب انہوں نے دونوں ہاتھوں سے میرا ہاتھ پکڑ کر میرا شکریہ ادا کیا تھا۔ اگرچہ وہ اتنے خوبصورت نہ تھے مگر اس وقت مجھے

دنیا کے سب سے خوبصورت انسان نظر آرہے تھے۔ دراصل میرے دل میں ان کے لیے بہت زیادہ محبت کے جذبات تھے۔ اتنے شدید جذبات کے مرتے دم تک اب ان کا نکلنا مشکل تھا۔ پھر بچی کے بارے میں گفتگو شروع ہوئی تو مسٹر روچیسٹر نے بتایا کہ وہ ان کی اپنی نہیں ہے جس پر اس کی ٹیچر یعنی میرے بارے میں گفتگو شروع ہوگئی۔ مہمان عورت گھر میں رکھی جانے والی ٹیچرز کے سخت خلاف تھی۔ مسٹر روچیسٹر نے عورت سے پوچھا کہ ان میں کیا برائیاں ہوتی ہیں تو اس نے خود بتانے کے بجائے اپنی لڑکی سے کہا کہ وہ بتائے جس پر لڑکی نے کہا کہ وہ ان گھٹیا لوگوں کے بارے میں بات کرنا بھی اپنی شان کے خلاف سمجھتی ہے۔ ایسی گفتگو مزید سننے سے بچنے کے لئے میں خاموشی سے باہر آگئی تو مسٹر روچیسٹر بھی میرے پیچھے باہر آئے اور مجھ سے میری خیریت دریافت کی۔ پھر کہنے لگے کہ تمہیں میرے کمرے میں آکر مجھ سے ملنا چاہیے تھا۔ میں نے بات بنائی کہ آپ بہت مصروف تھے۔ انہوں نے میری مصروفیات کے بارے میں پوچھا تو میں نے کہا کہ بچی کو پڑھانے میں زیادہ ٹائم گزرا۔ انہوں نے کہا کہ میں بہت کمزور نظر آرہی ہوں۔ مجھ سے

ان کے آنے کے بعد ایسا محسوس ہوا جیسے مردہ زندگی میں جان پڑگئی ہو۔ پہلے جہاں بالکل خاموشی رہتی تھی اب ہر طرف سے آوازوں اور ہنسی کی آواز آتی۔ موسم خراب ہوتا اور باہر نہ جاسکتے تو گھر میں تاش کھیلنا شروع کر دیتے۔ جس سے مسٹر روچیسٹر کی شادی ہونی تھی اس سے میں بالکل حسد نہیں کر رہی تھی کیونکہ وہ خوبصورت تو تھی مگر اس میں بناوٹ بہت زیادہ تھی۔ شاید دل اور دماغ نام کی شے اس میں نا تھی۔ کتابی اور مصنوعی باتیں کرتی۔ ہمدردی اور محبت اس میں نام کی بھی نہیں تھی۔ معصوم بچی کو کئی مرتبہ پکڑ کر کمرے سے باہر نکال دیا اور میں نے دیکھا کہ مسٹر روچیسٹر نے اس کی بہت سی عادات کو سخت ناپسند کیا اگرچہ زبان سے نہیں بولے۔ وہ مسٹر روچیسٹر کو پیار نہیں دے سکتی تھی اور اس کی ماں تو بالکل ہی مطلبی نظر آتی۔ کیونکہ محبت کرنے میں وہ میرے مقابل نہیں تھے اس لیے نہ میں ان سے حسد کر رہی تھی اور نہ ہی مایوسی۔ دراصل ماں بیٹی دونوں ہی مسٹر روچیسٹر کا دل جیتنے میں ناکام ہوئی تھیں۔ جو عورت بھی مسٹر روچیسٹر کی بیوی بنتی وہ بہت ہی خوش قسمت ہوتی مگر مصنوعی بناوٹ سے ان کا دل جیتنا بہت مشکل تھا اور ایسا ہی کیا جا رہا تھا۔ میرے لئے حیرت کی بات تھی کہ مسٹر روچیسٹر جیسے انسان اس سے شادی کی خواہش رکھتے ہیں کیونکہ وہ تو بہت اصول پسند تھے۔ پھر میں نے سوچا کہ میں بڑے لوگوں اور ان کی عادات سے واقف ہی نہیں ہوں۔ ان کے ذہن بھی بڑے ہوتے ہیں اور شاید وہ دونوں کوئی ایسی شے دیکھ لیں جو محبت سے زیادہ اہمیت رکھتی ہو۔ میں تو غریب ملازمہ تھی جو شادی کے لیے محبت کو سب سے زیادہ اہم خیال کر رہی تھی۔

ایک دن سب مہمانوں نے پروگرام بنایا کہ وہ غریب خانہ بدوشوں کے پاس جا کر ان کی زندگی دیکھیں گے مگر عین وقت پر مسٹر روچیسٹر کو قصبہ جانا پڑ گیا۔ سب کو بہت مایوسی ہوئی اسی وقت دوسرے ملک سے مسٹر روچیسٹر کا ایک مہمان وہاں پر آیا اور سب آپس میں باتیں کرنے لگے۔ ملازموں نے بتایا کہ ایک غریب خانہ بدوش عورت وہاں پر آئی ہے جو قسمت کا حال بتانا جانتی ہے اور ہمارے کہنے کے باوجود جانے سے انکار کر دیا ہے۔ مہمانوں نے سوچا کہ خانہ بدوشوں کے پاس جانا تو تھا ہی چلو اس عورت سے قسمت کا حال

پریشان اور سنجیدہ لگ رہی تھی۔ صاف پتہ چل رہا تھا کہ بوڑھی عورت نے اسے کوئی غلط چیز بتائی ہے جس کا اسے یقین بھی ہو چکا ہے۔ پھر کسی دوسری لڑکی کو اکیلے جانے کی ہمت نہ ہوئی تو سب مل کر ایک ساتھ اندر گئیں اور جب واپس آئیں تو قہقہے لگا رہی تھیں اور بہت خوش تھیں۔ انہوں نے کہا کہ یہ عورت بہت سچی باتیں کر رہی ہے ہمارے ماضی کے بارے میں ایک ایک چیز بتا دی۔ پھر ملازمہ نے کہا کہ عورت کا کہنا ہے کہ ایک کنواری لڑکی ایسی بیٹھی ہے جو اب تک میرے پاس نہیں آئی میں جب تک اس سے ملاقات نہیں کروں گی یہاں سے نہیں جاؤں گی۔

میں اس عورت کے پاس چلی گئی۔ اس نے مجھے ایک سرد بیمار اور بیوقوف لڑکی کہا۔ میں نے کہا یہ تینوں چیزیں مجھ میں نہیں ہیں تو اس نے جواب دیا تم اکیلی ہو اس لیے سرد ہو بیمار میں نے اس لیے کہا کیونکہ تم میں احساسات اور خیالات تو ہیں مگر تم ان کا استعمال نہیں کر رہیں۔ اور بیوقوف اس لیے کہ تکلیف تو اٹھا لیتی ہو مگر احساسات اور جذبات کو پھر بھی قریب نہیں آنے دیتیں۔ میں نے کہا کہ یہ سب کچھ تو تم سب کو کہہ دیتی ہو گی تو اس نے جواب دیا کہ یہ باتیں کیا سب پر سچ ثابت ہو سکتی ہیں۔ کیونکہ تم جن حالات کا سامنا کر رہی ہو وہ کوئی دوسرا اس وقت تمام دنیا میں نہیں کر رہا۔ تم بیوقوف ہو خوشیاں تمہارے سامنے رکھی ہوئی ہیں انہیں حاصل کر لو۔ اس نے مجھے میری ہتھیلی دکھانے کا کہا تو میں نے کہا کہ کیا روپے بھی رکھنے ہوں گے۔ میں نے رکھے تو وہ اس نے اٹھا کر اپنی جیب میں ڈال دیئے۔

غور سے دیکھنے کے بعد بولی کے قسمت ہتھیلی میں نہیں ہے ماتھے چہرے اور آنکھوں میں ہے۔ ماتھے کو میرے چہرے کو آگ کے قریب کر کے غور سے دیکھتے ہوئے کہنے لگی تم ان تمام لوگوں کو پسند نہیں کر تیں پھر ان کے ساتھ کیوں بیٹھی رہتی ہو کیا تمہیں کسی چیز کی امید ہے۔ میں نے فوری طور پر جواب دیا نہیں بالکل نہیں۔ ہے بھی تو یہ کہ کچھ رقم جمع کر کے اپنا اسکول کھولوں۔ اس نے جب گریس پول کا نام لیا تو میں گھبر اگئی تو وہ کہنے لگی کہ وہ ایماندار اور قابل اعتماد ہے۔ اچھا اتنے سارے لوگ جو ہیں ان کے ساتھ بیٹھ کر تم کیا کرتی ہو میں نے کہا یہ شادی اور پیار محبت کی باتیں کرتی ہیں وہ میں سنتی رہتی ہوں۔ اگرچہ اس قسم کی گفتگو پسند نہیں کرتی۔ اچھا گھر کے مالک سے لڑکیاں ہنس کر گفتگو کرتی ہیں تو تمہیں کیسا لگتا ہے۔ میں نے کہا مسٹر روچیسٹر میرے مالک ہیں انہیں حق ہے کہ جو چاہیں کریں۔ میں سمجھ چکی تھی کہ یہ بوڑھی عورت اپنے جال میں پھنسا کر مجھے کس جگہ لے جانا چاہتی ہے۔ پھر وہ کہنے لگی کہ مسٹر روچیسٹر کی اس خوبصورت لڑکی سے شادی ہو رہی ہے اگرچہ محبت کی وجہ سے نہیں وہ لڑکی ان کی دولت کی وجہ سے شادی کر رہی ہے۔ مگر کیا تمہیں علم ہے کہ میں نے جو کچھ اسے اس بارے میں بتایا تو وہ اسے بہت برا لگا۔ میں نے چڑ کر کہا کہ تم مجھے میری قسمت کے بارے میں بتا رہی ہو یا اس کے بارے میں تو اس نے جواب دیا کہ مجھے یہ بات سمجھ نہیں آ رہی کہ خوشیاں تمہارے سامنے پڑی ہوئی ہیں مگر تمام انہیں اٹھاتی کیوں نہیں۔ پھر اس نے کہا کہ تمہیں منہ سے مسٹر روچیسٹر سے کہہ دینا چاہیے۔ یہ منہ خاموش اچھا نہیں لگتا بلکہ مسکراتے ہوئے اچھا لگتا ہے۔ مگر تم ہمیشہ دل کے بدلے دماغ سے کام لیتی ہو۔ خوابوں کے بجائے حقیقی دنیا میں رہنا پسند کرتی ہو خیر میرے منہ میں جو آیا وہ کہہ دیا اب ہم کھیل ختم کرتے ہیں۔

یہ بات کہہ کر بڑھیا نے اپنے کپڑے وغیرہ علیحدہ کیے تو مسٹر روچیسٹر وہاں پر موجود تھے۔ مجھے غصہ چڑھ گیا اور میں نے کہا کہ آپ نے

گزار رہا ہوتا۔ اندر جا کر دیکھو کیا وہ شخص ابھی بھی موجود ہے اور میرے لئے ایک شراب کا گلاس لاؤ۔

وہ شخص ابھی بھی وہاں پر موجود تھا اور جب میں شراب ڈال رہی تھی تو خواتین نے مجھے غصے سے دیکھا مگر میں نے انہیں نظر انداز کر دی۔ کیا مسٹر روچیسٹر نے ایک ہی گھونٹ میں شراب پی لی اور پوچھا کہ اندر لوگ کیا کر رہے ہیں۔ میں نے کہا سب مطمئن ہیں اور آپس میں گفتگو کر رہے ہیں۔ وہ بولے اس کا مطلب ہے انہیں کسی نئی بات کا علم نہیں ہوا۔ مسٹر روچیسٹر پریشانی میں مجھ سے پوچھنے لگے کہ اگر وہ سب ایک ساتھ آئیں اور میری بے عزتی کریں تو تم کیا کرو گی۔ میں بولی کہ میں ان کی بے عزتی کر دوں گی۔ اچھا اور اگر وہ سب لوگ مجھے چھوڑ کر چلے جائیں تو کیا تم بھی چلی جاؤ گی۔ میں نے کہا یہ تو ممکن ہی نہیں مشکل وقت میں آپ کے ساتھ کھڑی ہوں گی۔۔ میری بات سن کر انہیں کچھ اطمینان ہوا اور کہا کہ اچھا جاؤ اور اب اس نئے مہمان سے کہو کہ میں واپس آگیا ہوں وہ آکر مجھ سے یہاں ملاقات کر لے۔ میں اس مہمان کو ساتھ لائی اور خود اپنے کمرے میں چلی گئی۔ کافی دیر بعد مجھے مسٹر روچیسٹر کی آواز آئی جس میں اطمنان جھلک رہا تھا اور وہ نئے مہمان کو اس کا کمرہ دکھا رہے تھے۔

میں مطمئن ہو کر سونے چلی گئی۔ کھڑکی سے چاند کی روشنی میرے چہرے پر پڑی تو میری آنکھ کھل گئی۔ کھڑکی پر پردہ ڈالنے کے لئے اٹھی ہر طرف مکمل خاموشی تھی اچانک پوری عمارت ایک بہت خوفناک چیخ کی آواز سے گونج اٹھی بہت خوفناک اور تکلیف دہ چیخ کی آواز تھی۔ میں بہت زیادہ خوفزدہ ہو چکی تھی تیسری منزل سے یہ آواز آئی تھی۔ اور پھر ایسے لگا جیسے دو انسان آپس میں لڑ رہے ہوں۔

میں سمجھ چکی تھی کہ مسٹر روچیسٹر نے بات کو ٹالا ہے۔ میں نے کپڑے اس لئے بدل لیے کیونکہ دل میں خیال آرہا تھا کہ ابھی کچھ اور ہو گا اور میری مدد کی ضرورت پڑے گی۔ پھر مسٹر روچیسٹر نے آہستگی سے دروازہ بجایا اور پوچھا کہ کیا میں جاگ رہی ہوں۔ دبے پاؤں ہم دونوں سیڑھیاں چڑھتے ہوئے تیسری منزل کے اس کمرے تک پہنچ گئے جہاں سے چیخ کی آواز آئی تھی۔ کمرہ کھولا اس کے اندر گئے کمرے کے اندر ایک اور کمرہ تھا جس میں سے کسی کے چلنے کی آواز آرہی تھی۔ مجھے باہر کھڑا کر کے مسٹر روچیسٹر وہاں گئے واپس آئے تالا لگایا اور مجھے کہنے لگے کہ خون دیکھ کر خوف زدہ نہ ہونا۔ ان کی بات سن کر میں پریشان ہو گئی۔ کمرے میں ایک آدمی لیٹا ہوا تھا جو زخمی تھا۔ مجھے موم بتی پکڑا کر وہ زخمی آدمی کی مرہم پٹی کرنے لگے۔ وہ تو نیا مہمان میسن تھا۔ اسے پانی پلایا تو کچھ ہوش آیا اور پوچھنے لگا کہ کیا میرا زخم بہت گہرا ہے۔ مسٹر روچیسٹر نے اسے تسلی دی کہ زیادہ گہرا زخم نہیں ہے۔ میں ابھی ڈاکٹر کے پاس اسے لینے جا رہا ہوں ایک گھنٹے تک آجاؤں گا۔ پھر مجھے کہا کہ اس شخص کا خیال رکھو خون صاف کر کے پانی پلاتی رہو مگر دونوں کو منع کیا کہ ایک دوسرے سے گفتگو نہ کریں

میں ایک کم عمر لڑکی ایک بہت بڑی عمارت کی تیسری منزل کے اکیلے سنسان کمرے میں موجود تھی جہاں تھوڑی دیر پہلے ایک خوفناک چیخ کی آواز آئی تھی اور اب ایک شخص زخمی حالت میں وہاں پر پڑا ہوا تھا جس کے جسم سے خون نکل رہا تھا۔ مجھے لگ رہا تھا کہ ابھی گریس پول کہیں سے نکل کر آئے گی اور مجھ پر حملہ کر دے گی۔ روشنی دیواروں پر ایسے سائے بنا رہی تھی جیسے آسیب یا جن بھوت

مہمان میسن کہنے لگا آج تو مجھے مار ہی دیا تھا اس نے۔ ڈاکٹر نے دیکھا اور کہا کہ نہیں یہ چاقو کا نہیں یہ تو کسی نے دانتوں سے کاٹا ہے۔ میسن نے جواب دیا ہاں دانتوں سے بہت زیادہ زخمی کر دیا اور اگر مسٹر روچیسٹر نہ آتے تو چاقو سے مجھے قتل کر چکی ہوتی۔ وہ بالکل خاموش کھڑی تھی اور اچانک ہی اس نے مجھ پر حملہ کیا اور دانتوں سے میرا گوشت کاٹ ڈالا۔ مسٹر روچیسٹر کہنے لگے کہ میں نے تم سے پہلے ہی کہا تھا کہ تم میرے ساتھ جا کر اس سے ملاقات کرنا۔ اس نے جواب دیا کہ میری خواہش تھی کہ کچھ اچھا ہو جائے۔ ڈاکٹر کو کہا کہ صبح ہونے والی ہے کام جلدی ختم کرنا چاہیے تو اس نے جواب دیا کہ کندھے کی پٹی ہو چکی ہے مگر ہاتھ میں بھی دانتوں کے زخم ہیں۔ میسن تکلیف کی آواز میں بولا کہ جب کندھے سے خون نکلنا شروع ہوا تو اس نے وہ خون پینا شروع کر دیا تھا۔ مسٹر روچیسٹر سخت غصے میں آ چکے تھے اور کہنے لگے اب اس کا ذکر کرنا بند کرو اور مجھے نیچے سے ایک نئی قمیض لانے کو کہا۔ پھر مجھ سے پوچھا کہ کیا لوگ اب تک سو رہے ہیں میں نے ہاں میں جواب دیا۔ زخمی میسن کو ڈاکٹر کے ساتھ بھیج دیا گیا مگر جاتے ہوئے بھی اس نے کہا کہ روچیسٹر اسے برا بھلا نہ کہنا جس پر انہوں نے کہا کہ نہیں میں ہمیشہ اچھے طریقے سے ہی پیش آتا ہوں۔

میں واپس اپنے کمرے میں جانے لگی تو مسٹر روچیسٹر نے کہا کہ ہمیں کچھ دیر تازہ ہوا میں رکنا چاہیے۔ تکلیف دہ واقعات کے بعد باہر کی تازہ آب و ہوا بہت اچھی لگ رہی تھی۔ انہوں نے ایک کلی جو گلاب بن رہی تھی توڑی اور مجھے دے دی۔ میرے شکریہ ادا کرنے پر بولے کہ تم ان واقعات کو دیکھ کر تھک چکی ہوں گی۔ تم بہت کمزور لگ رہی ہو۔ میں نے انہیں بتایا کہ میں خوفزدہ تھی کہ کہیں کوئی مجھ پر حملہ نہ کر دے۔ وہ بولے کہ میں نے باہر سے تالا لگا دیا تھا۔ میں نے گریس پول کے متعلق پوچھا تو انہوں نے کہا کہ اس میں کوئی خرابی نہیں ہے۔ پھر میرے پوچھنے پر انہوں نے کہا کہ خطرہ ابھی موجود ہے۔ جب تک میسن ملک سے باہر نہیں چلا جاتا۔ وہ میری زندگی کو تباہ کر سکتا ہے مگر میں اسے اس چیز کا احساس بھی نہیں دلانا چاہتا۔ انہوں نے کہا کہ یہ ایسا معاملہ ہے جو تم نہیں سمجھ سکتیں۔ انہوں نے مجھے بینچ پر بیٹھنے کا کہا اور کہنے لگے کہ میں تمہیں ایک بات بتاتا ہوں اور پھر پوچھتا ہوں کہ اگر تم میری جگہ ہوتیں تو تمہارا کیا ردعمل ہوتا۔ اگر تم ایک امیر اور بگڑا ہوا لڑکا ہوتیں بہت ہی زیادہ بپھرا ہوا اور وحشی قسم کا اور ایک ایسی غلطی کر ڈالتیں جس کی درستگی

ممکن ہی نہ ہو یا پھر کسی دوسرے ملک میں ایک بہت بڑی غلطی کر ڈالتیں جو تمہاری زندگی کو تباہ و برباد کر دیتی۔ تم اسے ٹھیک کرنے کی کوشش کرتی ہو مگر وہ حالات ٹھیک نہیں ہوتے تو تمہاری زندگی تباہ ہونا شروع ہو جاتی ہے۔

تکلیف اور پریشانی اس قدر بڑھ جاتی ہے کہ دماغ کام کرنا چھوڑ دیتا ہے کہ کیا کرے۔ تو خوشی حاصل کرنے کے لیے تم کیا وہ کام بھی نہیں کرو گی جسے دنیا برا سمجھتی ہو۔ اور پھر بہت عرصہ اسی طرح زندگی گزارنے کے بعد تم اپنے گھر واپس آؤ تو تمہاری ملاقات ایسے انسان سے ہو جائے جس کی خواہش تمہیں بیس سال سے ہو۔ جس کی عادات بہت ہی زیادہ اچھی ہوں تو کیا تم دنیا کے بنائے ہوئے

وہ بولے کہ رب کی طرف رجوع کرنے کے لئے کیا وسیلے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ سنو میں جس شخص کے بارے میں یہ سب کچھ بتا رہا تھا وہ میری ہی ذات ہے۔ لیکن شاید رب نے اب میرے اوپر احسان کیا اور مجھے وہ مل گیا جس کی مجھے تلاش تھی۔ اب میں تمہیں اس کا نام بتاتا ہوں۔ اس وقت میرا دل بہت ہی تیزی سے دھڑکنے لگا محسوس ہوا جیسے ساری دنیا اپنی جگہ رک گئی ہو۔ پھر اچانک محبت کی جگہ سختی ان کے لہجے پہ آگئی اور بولے کہ تم دیکھ ہی رہی ہو گی کہ میں اس لڑکی سے کتنا قریب ہو رہا ہوں۔ اگر میں اس سے شادی کر لیتا ہوں تو کیا خوش رہوں گا۔ تم بہت پریشان نظر آ رہی ہو مجھے افسوس ہے میری وجہ سے تمہاری نیند خراب ہوئی اب ہم دونوں کو ایک دفعہ پھر ہاتھ ملانا چاہیے اچھا یہ بتاؤ کہ اگر شادی سے ایک دن پہلے مجھے نیند نہ آئے اور میں اس لڑکی کے بارے میں بات کرنا چاہوں تو کیا تم میری باتیں سنو گی۔ میں نے ہاں میں جواب دیا تو وہ بولے اب تم اس لڑکی کے بارے میں جان چکی ہو جس سے میں شادی کروں گا۔ کتنی عظیم ہے وہ۔ دور مہمانوں کو دیکھ کر وہ ان سے ملنے چلے گئے اور میں اپنے کمرے کی طرف جانے لگی۔ مہمانوں سے انہوں نے بہانہ کر دیا کہ مسٹر میسن صبح چار بجے ہی چلا گیا تھا۔

شک اور وہم سمجھ میں نہ آنے والی چیزیں ہیں۔ بچپن میں میں نے سنا تھا کہ اگر خواب میں بچہ نظر آئے تو پریشانی آتی ہے اور مجھے دس دنوں سے مسلسل خواب میں بچہ نظر آ رہا ہے۔ بلکہ جب خوفناک بجلی گرنے کی آواز سنی تھی اس وقت بھی بچے کو دیکھ رہی تھی اور پھر مجھے بری خبر ملی کہ میرا کزن جون مر گیا ہے۔ وہ بہت بگڑ چکا تھا اور اپنی تمام جائیداد برباد کر چکا تھا۔ قرض داروں نے کئی مرتبہ اسے جیل بھجوایا۔ وہ اپنی ماں سے پیسے لیتا رہا پھر ماں نے اسے مزید رقم دینے سے منع کر دیا شاید اس نے خودکشی کر لی تھی۔ اس وقت سے میری آنٹی کی حالت بہت خراب تھی۔ کئی دن کوئی بات کسی سے نہ کی جب ذرا ہوش آیا تو کہا کہ جین ایئر کو میرے پاس لایا جائے میں اس سے کچھ کہنا چاہتی ہوں۔ میں نے فوری طور پر وہاں جانے کا ارادہ کیا۔ مسٹر روچیسٹر مہمانوں کے ساتھ موجود تھے۔ وہاں گئی تو مہمان عورتوں نے مجھے ایسے دیکھا جیسے میری حیثیت بہت کم ہو اور میں نے وہاں آنے کی جرات کیسے کی ہو۔ اور اگر وہ کر سکتیں تو مجھے

کمرے سے باہر نکال دیتیں۔ گیٹ شیڈ جانے کے لیے میں نے ان سے ایک ہفتے کی چھٹی مانگی۔ ان کے پوچھنے پر میں نے جانے کی وجہ بتائی تو وہ کہنے لگے کہ میں تو کہہ رہی تھی کہ میرا کوئی رشتے دار نہیں ہے۔ میں نے جواب دیا کہ وہ میری ماموں کی بیوی ہیں۔ ماموں کے مرنے کے بعد انھوں نے میرے ساتھ بہت برا سلوک کیا میری غربت کی وجہ سے۔ اور اب ان کا اکلوتا بیٹا فوت ہو گیا ہے اور وہ مجھ سے ملنا چاہتی ہیں۔ مسٹر روچیسٹر نے اجازت دے دی مگر کہا کہ لازمی طور پر تمہیں واپس آنا ہے۔ مجھ سے میرا بٹوا مانگا جس میں تین سو روپے تھے۔ اتنی کم رقم سے انہوں نے بہت لطف لیا اور بہت زیادہ رقم مجھے دے دی۔ میں نے کہا کہ اگر وہ شادی کرنے والے ہیں تو بچی کو سکول بھیج دینا چاہیے۔ انہوں نے پوچھا کہ پھر تم کیا کرو گی۔ میں نے جواب دیا کہ کہیں اور نوکری کر لوں گی۔ انہوں نے کہا

میں اپنی آنٹی کے گھر پہنچ گئی۔ ملازمہ مجھے خوش ہو کر ملی مگر میری کزنز کا رویہ بھی میرے ساتھ اچھا نہیں تھا۔ جب انہوں نے مجھ سے غصے میں بات کی تو میں نے بھی غصے میں ہی جواب دیا۔ میری کزن کی خواہش تھی کہ میں آنٹی سے نہ ملو مگر میرے پیغام بھجوانے پر انہوں نے مجھے اپنے پاس بلایا۔ میں ان کے کمرے میں پہنچ گئی جہاں پر کئی مرتبہ مجھے مار پڑی تھی اور میری بے عزتی کی گئی تھی۔ میری آنٹی جو پہلے بہت موٹی تازی تھیں اب ان کے لئے ہلنا جلنا بھی بہت مشکل تھا۔ میں نے ماتھے پر پیار کیا ان کے ہاتھ پر ہاتھ رکھا جس کے ہٹانے پر مجھے علم ہو گیا کہ وہ اب تک مجھ سے نفرت کرتی ہیں۔ اب میں بھی ان کے لیے نفرت محسوس کر رہی تھی۔ انہوں نے مجھے گھر میں رہنے کی اجازت دے دی اور کہا کہ اس وقت انہیں یاد نہیں آ رہا کہ کیا بات کرنے کے لیے بلایا تھا۔ پھر بولیں کہ میں نے انہیں بہت تکلیف دی ہے۔ میرے اسکول کی بہت سی بچیاں مر گئیں لیکن میں زندہ رہی مجھے بھی مر جانا چاہیے تھا۔ میں تمہیں بتاؤں تم سے میری نفرت کی وجہ تمہاری ماں تھی۔ میرے شوہر کی اکیلی بہن جو اس سے بے حد محبت کرتا تھا۔ جب وہ دنیا سے گئی تو میرا شوہر اس کے لیے بہت رویا اور یتیم خانے کے بجائے تمہیں یہاں لے آیا اور اپنے بچوں سے زیادہ تمہارا خیال کرنے لگا۔

کہتا تھا تمہارا اپنے بچوں کی طرح ہی خیال رکھا جائے۔ اور میرا اپنا بیٹا تو بہت زیادہ بگڑ چکا ہے۔ تمام دولت جائیداد جوئے میں ہار چکا ہے

میں نے آنٹی سے پوچھا کے خط تین سال پرانا ہے مجھے پہلے اس بارے میں کیوں نہیں بتایا گیا تو انہوں نے کہا کہ میں تم سے شدید نفرت کرتی ہوں اس لیے نہیں بتایا۔ ان کی حالت خراب ہو رہی تھی اور پانی پینے کی خواہش کا اظہار کیا۔ پھر کہنے لگیں کہ میں نہیں چاہتی تھی کہ تم ایک اچھی زندگی گزارو اس لئے لیے تمہارے رشتے دار کو جواب دے دیا کہ تم مر چکی ہو۔ تمام زندگی میں تمہاری وجہ سے تکلیف میں رہی اور اب بھی تمہاری وجہ سے میرے ضمیر کو شرمندگی ہے۔

اس آخری وقت میں نے ان سے تعلقات بہتر بنانے کی بہت کوشش کی مگر وہ اس وقت بھی مجھ سے نفرت کا اظہار کر رہی تھیں۔ میں نے انہیں معاف کر دیا اور کہا کہ خدا بھی تمہیں معاف کرے وہ بے ہوش رہنے کے کچھ دیر بعد فوت ہو گئیں۔ مرنے کے بعد بھی ان

میں ایک ہفتے کے لیے آئی تھی مگر یہاں ایک مہینہ ہو گیا۔ میری ایک کزن اپنے رشتہ دار کے پاس چلی گئی اور دوسری نے گرجا کے لیے اپنے آپ کو وقف کر دیا۔ میں واپس تھارن فیلڈ بچی کو پڑھانے کے لئے چلی گئی۔ اگرچہ مسٹر روچیسٹر کو مجھے دیکھ کر کوئی خوشی نہیں ہو گی مگر میں تو انہیں دیکھ کر خوش ہو جاؤں گی۔ کچھ آخری سفر پیدل مکمل کیا۔ راستے میں بہت خوشی محسوس کرتی رہی۔ مسٹر روچیسٹر نے مجھے دیکھا اور حیرانی سے کہا کہ اتنا لمبا سفر پیدل چلتی رہیں۔ یہ نہ سوچا کہ ایک مہینہ میں اکیلا کس طرح گزاروں گا۔ انہوں نے نئی گاڑی دکھائی جو اپنی شادی کے لیے خریدی تھی۔ پھر مجھے کہا کہ تمہیں آرام کرنا چاہیے۔ میں نے ان کا شکریہ ادا کیا۔ بچی مجھے دیکھ کر بہت خوش ہوئی۔ پندرہ دن اور گزر گئے مگر مسٹر روچیسٹر کی شادی کے بارے میں کوئی بات نہیں سنی۔ جس لڑکی کو وہ پسند کرتے تھے اس کا گھر صرف بیس میل دور تھا مگر وہ اس کے پاس کبھی نہیں گئے۔ البتہ میری ان کے لیے محبت میں اضافہ ہو رہا تھا۔

ایک شاندار موسم کا آغاز ہوا میں باغ میں سیر کر رہی تھی تو پھولوں کی خوشبو کے ساتھ مسٹر روچیسٹر کے سگار کی خوشبو بھی آنے لگی۔ میں خاموشی سے گھر میں جانے لگی تو انہوں نے مجھے دیکھ لیا اور کہا کہ دیکھو کتنا اچھا موسم ہے چاند نکلا ہوا ہے۔ اچانک وہ کہنے لگے کہ اب تمہیں اس جگہ سے چلے جانا چاہیے۔ میں نے پوچھا کیا آپ شادی کر رہے ہیں۔ بچی سکول جائے گی اور تمہیں کسی اور جگہ ملازمت کرنی پڑے گی۔ انہوں نے مجھے کہا کہ آئرلینڈ میں وہ مجھے ایک نوکری دلوا سکتے ہیں۔ میں نے جواب دیا کہ میں بھی انسان ہوں پتھر نہیں ہوں اب آپ نے کہہ دیا ہے تو میں ضرور یہاں سے چلی جاؤں گی۔ میں نے کہا کہ آج میں برابری کی سطح پر بات کروں گی۔ یہ بات سن کر وہ خوش ہوئے اور مجھے پیار کیا پھر کہنے لگے میں اپنے آپ کو اور اپنے دل کو اپنی جائیداد کو تمہارے حوالے کرتا ہوں۔ میں نے جواب دیا کہ ایسی اداکاری کو میں بالکل پسند نہیں کرتی۔

خوبصورت ہوا چل رہی تھی اور کوئیل گانا گارہی تھی۔ میں رونے لگی۔ دل بہت اداس ہو چکا تھا۔ وہ کہنے لگے دراصل میں تم سے شادی کا خواہشمند ہوں۔ میں نے ان کی باتوں کو مذاق سمجھا اور ان سے دور ہو گئی۔ کہا کہ ایسا مذاق اچھا نہیں ہوتا۔ وہ کہنے لگے میں تمہیں بتاتا ہوں کہ میں نے مشہور کر دیا کہ میری جائیداد کا بڑا حصہ کسی اور کا ہے تو جہاں میری شادی ہونی تھی اس لڑکی نے اور اس کے گھر والوں

اب میری خواہش ہے کہ تم میری بیوی بنو۔ میں نے پوچھا کیا آپ واقعی سچ کہہ رہے ہیں۔ انہوں نے قسم کھائی۔ میں نے ہاں کہہ دی جس پر انہوں نے بہت ہی زیادہ خوشی کا اظہار کیا اور کہنے لگے اب ہم خوشی اور غم دونوں کے ساتھی ہیں۔ مجھے کسی دوسرے کی کوئی پرواہ نہیں آندھی چلنے کی وجہ سے ہم دونوں گھر کے اندر چلے گئے۔ شدید بارش میں میرے کپڑے گیلے ہو گئے۔ میں نے اپنے گیلے کپڑے سکھائے وہ بیٹھے مجھے بہت زیادہ پیار کر رہے تھے اور ہمیں احساس ہی نہیں ہوا کہ بڑی خاتون ہمیں حیران ہو کر دیکھ رہی ہیں۔ میں شرمندہ بھی ہوئی کہ وہ میرے بارے میں کیا سوچ رہی ہوں گی۔ کمرے میں چلی گئی تو مسٹر روچیسٹر کئی بار وہاں پر آئے اور پوچھا کہ بجلی گرنے سے میں کہیں ڈر تو نہیں رہی کیونکہ بجلی نے ایک درخت کو جلا ڈالا تھا۔

صبح نیند سے جاگنے کے بعد سوچنے لگی کہ کیا میں خواب دیکھ رہی تھی یا وہ حقیقت تھی۔ نہیں یہ سچ تھا کہ مسٹر روچیسٹر نے اپنے منہ سے مجھ سے اظہار محبت کیا تھا۔ آئینے میں اپنا چہرہ مجھے آج واقعی خوبصورت نظر آیا اور سادہ لباس بھی مجھ پر بہت جچ رہا تھا۔ شاید دل کی خوشی کی وجہ سے ایسا محسوس ہو رہا تھا۔ باہر ایک غریب مانگنے والی اپنے بچے کے ساتھ موجود تھی تو اسے بہت زیادہ رقم دی۔ پرندے بھی چہچہا رہے تھے مگر میرے دل میں بجنے والی موسیقی سب سے زیادہ خوبصورت تھی۔

بڑی عمر کی خاتون کے ساتھ ناشتہ کیا تو وہ بالکل خاموش رہیں۔ میں پریشان ہوئی اور بعد میں مسٹر روچیسٹر کے ساتھ ملاقات ہوئی تو انہوں نے بہت اچھے طریقے سے ملاقات کی پیار کیا اور کہا کہ آج تم بہت خوبصورت لگ رہی ہو۔ اب تم جین روچیسٹر کہلاؤ گی۔ میں انتہائی خوش تھی اور کہنے لگی کہ مجھے اس چیز کا یقین نہیں ہو رہا۔

میں نے اپنی شادی کی تیاری شروع کر دی ہے اور بینک سے اپنے زیورات منگوا لیے ہیں جو اب تمہاری ملکیت میں ہوں گے۔ میں نے کہا کہ ایسی چیزیں میں پسند نہیں کرتی تو انہوں نے کہا کہ وہ میں اپنے ہاتھوں سے تمہیں پہناؤں گا۔ میں نے کہا کہ میں خوبصورت نہیں اور ایسے ہی ٹھیک ہوں تو وہ بولے میری آنکھوں میں دیکھو تو تمہیں پتہ چلے گا کہ تم کتنی خوبصورت ہو۔ دیکھنا میں تمہیں اتنی محبت دوں گا کہ لوگ تمہیں دنیا کی سب سے خوبصورت عورت کہیں گے۔ میں نے کہا کہ میں جین ایئر ہی رہنا چاہتی ہوں۔ وہ کہنے لگے اب تم میرے ساتھ چلو گی اور اپنے لیے بہترین لباس خریدو گی اور شادی کے بعد ہم اٹلی فرانس اور سوئٹزرلینڈ کی سیر کے لیے جائیں گے۔ وہ

تمام جگہیں تم اپنی آنکھوں سے دیکھو گی جنہیں اب تک کہانیوں میں پڑھتی تھیں۔ میں نے کہا کہ چند دن آپ میرے ساتھ خوش رہیں گے پھر دوبارہ وہی سخت مسٹر روچیسٹر بن جائیں گے پھر میں آپ کو کیسے خوش کروں گی کتنا مشکل کام ہو گا۔ انہوں نے کہا کہ میں

میں صرف ان عورتوں کو ناپسند کرتا ہوں جو مردوں کی دولت سے محبت کرتی ہیں۔ تمہارا دل بہت خوبصورت ہے۔ میں ہنس پڑی اور کہنے لگی ابھی ایسی باتیں کر رہے ہیں کچھ عرصے بعد آپ یہ سب کچھ بھول جائیں گے۔ وہ بولے میں بہت خوش ہوں کوئی فرمائش کرو مجھ سے کوئی چیز مانگو۔ میں نے کہا صرف ایک چیز کی درخواست ہے کہ لندن سے زیورات ابھی نہ منگوائیں۔ انہوں نے کہا یہ عجیب سی خواہش ہے مگر ٹھیک ہے میں بینک کو لکھ دیتا ہوں۔

میں نے ان سے کہا کہ میں ایک چیز جاننے کی خواہش مند ہوں تو وہ سخت پریشان ہو گئے اور کہنے لگے کسی پوشیدہ چیز کے بارے میں جاننے سے بہتر ہے کہ تم مجھ سے میری آدھی جائیداد مانگ لو۔ میں نے کہا تو آپ یہ بتائیں کہ آپ نے مجھ سے یہ کیوں کہا کہ آپ اس دوسری لڑکی سے شادی کر رہے ہیں۔ پہلے وہ پریشان تھے مگر میری بات سن کر مطمئن ہو گئے اور کہنے لگے کہ میں تو ڈر گیا تھا کہ تم نہ جانے کیا پوچھو گی۔ وہ بولے میں چاہتا تھا کہ میں اس کی طرف توجہ دوں تو تم اس لڑکی سے حسد کرنے لگو اور مجھ سے محبت کرو اور اسے اس چیز کی کوئی پرواہ نہیں ہو گی کیونکہ وہ مطلبی قسم کی لڑکی ہے۔ اسے علم ہوا کہ میرے پاس کوئی جائیداد نہیں تو محبت وغیرہ سب کچھ اس نے ختم کر دی مگر میں نے بہت غور سے دیکھا کہ تم صرف میری ذات سے محبت کر رہی تھیں۔ میں نے درخواست کی کہ بڑی خاتون کو اس بارے میں بتا دیا جائے کیونکہ جب سے انہوں نے ہم دونوں کو ایک ساتھ دیکھا تھا پریشان تھیں اور وہ بات کرنے چلے گئے۔

بعد میں ان سے ملنے گئی تو خاتون نے مجھے دیکھ کر مسکرانے کی کوشش کی اور مبارکباد دی۔ کہنے لگیں کہ آج سے پندرہ سال پہلے میرا شوہر مجھ سے جدا ہو گیا تھا مر گیا تھا۔ مگر وہ ابھی بھی کبھی کبھی میرے پاس آتا ہے اور سامنے والی کرسی پر بیٹھ جاتا ہے اور معلوم نہیں کہ ابھی مسٹر روچیسٹر میرے پاس آئے تھے یا نہیں۔ انہوں نے بتایا کہ وہ تم سے شادی کر رہے ہیں تو وہ صرف میرا وہم ہے یا حقیقت۔ میں نے کہا کہ یہ سچ ہے تو وہ کہنے لگیں کہ اس خاندان کے لوگ بڑے ضدی ہوتے ہیں مگر حیثیت کے علاوہ آپ دونوں میں بیس سال کی عمر کا بھی فرق ہے بلکہ تمہارے باپ کی جگہ لگتے ہیں۔ انہوں نے ہمدردی سے مجھے سمجھایا کہ مردوں پر اعتبار کرنے سے پہلے بہت سوچ سمجھ کر فیصلہ کرنا چاہیے کہیں بعد میں پچھتانا نہ پڑے۔ ان کی باتیں مجھے بری لگ رہی تھیں تو بچی کے آنے پر اس کے ساتھ مصروف ہو گئی۔

بچی نے کہا کہ وہ بھی ہمارے ساتھ بازار جائے گی۔ میں نے مسٹر روچیسٹر سے درخواست کی تو انہوں نے سختی سے منع کر دیا جس سے

مسٹر روچیسٹر نے مجھے بہت زیادہ خوبصورت اور قیمتی کپڑے خریدنے کا کہا مگر میں نے کم قیمت خریدے اور اسی وقت خیال آیا کہ میرے جس رشتے دار نے مجھے جائیداد کا کہا تھا اگر وہ مجھے مل جائے تو میں اپنی دولت کی مالک ہونے کی وجہ سے خود استعمال کر سکتی ہوں۔ میں نے مسٹر روچیسٹر سے درخواست کی کہ شادی کے بعد بھی میں بچی کو پڑھاتی رہوں گی اور اسی طرح زندگی بسر کروں گی جس طرح اب کرتی ہوں اور اب صرف شام کو اگر آپ بلائیں گے تو ملاقات کروں گی۔ وہ بولے کہ شادی کے بعد تمہیں میرا حکم ماننا پڑے گا میرے ساتھ رہنا پڑے گا۔

شام کو ہم دونوں ایک ساتھ بیٹھے تھے تو میں نے انہیں گانا سنانے کا کہا تو انہوں نے کہا تم پیانو بجاؤ اور اس قدر شاندار گانا گایا کہ میں اس میں گم ہو گئی۔ میں نے سوچا کہ اب ان کی بات نہیں مانوں گی تا کہ وہ اگر ابھی بھی چاہیں تو شادی سے انکار کر دیں۔ انہیں کافی تنگ کیا مگر وہ ہر چیز برداشت کرتے رہے ہاں غصے میں آ کر مجھے پری کے بجائے چڑیل کہہ دیتے مگر حقیقت تو یہ تھی کہ اب وہ مجھے بہت ہی زیادہ اچھے لگنے لگے تھے بلکہ میں ان کی پوجا کرنے لگی تھی۔

اور پھر وہ دن بھی آ گیا جب ہماری شادی ہونی تھی۔ شادی کے دن میں بڑی خاتون سے کچھ باتیں کرنا چاہتی تھی مگر دیکھا کہ مسٹر روچیسٹر بہت سنجیدہ ہیں اور جلد سے جلد گرجے پہنچنا چاہتے ہیں۔ میں سوچ رہی تھی کہ یہ کتنی عجیب شادی ہے نہ میرے پاس میری کوئی سہیلی ہے اور نہ مہمان۔ مسٹر روچیسٹر نے بہت سختی سے میرا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ گرجے پہنچی تو میں نے دو آدمیوں کو دیکھا جو منہ دوسری طرف کر کے کھڑے ہوئے تھے اور جن کا ارادہ چرچ کے دوسری طرف والے دروازے سے آنے کا تھا۔

پادری صاحب نے رسمی طور پر پوچھا کہ اگر آپ دونوں میں سے کسی کو کوئی ایسی بات معلوم ہو جو شادی کی قانونی حیثیت کو متاثر کرتی ہو تو مجھے بتائیں ورنہ خدا اس شادی کو پسند نہیں کرے گا

اسی وقت ایک آدمی کی بلند آواز آئی کہ

یہ شادی نہیں ہو سکتی

کیونکہ قانونی طور پر یہ ممکن نہیں ہے۔ مسٹر روچیسٹر نے میرا ہاتھ مزید زور سے پکڑ لیا اور پادری سے کہا کہ وہ اپنی کاروائی جاری رکھیں۔ مگر پادری نے اس شخص سے مخاطب ہوتے ہوئے کہا کہ وہ کیا کہنا چاہتا ہے۔ اس نے جواب دیا کہ مسٹر روچیسٹر پہلے سے

شادی شدہ ہیں اور ان کی بیوی بھی ابھی زندہ ہے۔ مسٹر روچیسٹر ایسے مضبوط ارادے کے ساتھ کھڑے تھے جیسے وہ انسان نہیں کوئی چٹان ہو اور آنکھوں کی چمک پہلے سے زیادہ بڑھ چکی تھی۔ اس آدمی نے کہا کہ میں وکیل ہوں اور تم اقرار کرو یا نا مگر قانونی طور پر تم شادی شدہ ہو کیونکہ تمہاری پہلی بیوی زندہ ہے۔ ثبوت کے طور پر اس نے کاغذات پیش کئے جس کے مطابق مسٹر روچیسٹر نے پندرہ سال پہلے میسن نامی جمیکا کے ایک تاجر کی بیٹی کے ساتھ شادی کی تھی۔ اور یہ دیکھیں اس عورت کا بھائی بھی یہاں موجود ہے جس کا نام

مسٹر روچیسٹر نے پادری سے کہا ٹھیک ہے آج یہ شادی نہیں ہو گی دوسری شادی کرنا اگرچہ بری بات ہے مگر قسمت کو یہ منظور نہیں ہے۔ پادری صاحب آپ نے سنا ہو گا کہ میرے گھر کے ایک کمرے کے بارے میں افواہیں اڑتی ہیں کہ شاید میں نے وہاں اپنی سوتیلی بہن کو قید کیا ہوا ہے۔ کوئی کہتا ہے میں نے اپنی محبوبہ کو وہاں رکھا ہوا ہے۔ تو آج میں آپ کو بتاتا ہوں کہ وہاں پر ایک عورت رہتی ہے جو میری بیوی ہے اور اس شخص کی بہن۔ پندرہ سال پہلے جب میں نے اس سے شادی کی تو مجھے علم نہیں تھا کہ یہ پاگلوں کا خاندان ہے اور اس میں خاندانی طور پر پاگل پن ہے۔ میری بیوی بھی پاگل ہے اور اس کی ماں بھی پاگل تھی۔ نسل در نسل یہ پاگل پن ان کے خاندان میں چل رہا ہے۔ نہ صرف ماں بیٹی پاگل ہیں بلکہ بہت زیادہ شراب کی بھی شوقین۔

شادی کے بعد مجھے اس کے پاگل پن کے بارے میں علم ہوا۔ آؤ میں تمہیں دکھاتا ہوں کہ اس عورت نے پندرہ سال سے میری زندگی کس طرح جہنم بنائی ہوئی ہے۔ ایک عورت گریس پول اس کی دیکھ بھال کرتی ہے مگر جس طرح کرتی ہے وہ اسے یا مجھے ہی علم ہے۔ پادری صاحب وکیل اور میسن کو وہ لے کر اپنے گھر کی طرف روانہ ہوئے میرا ہاتھ اب تک اسی طرح پکڑا ہوا تھا۔ تیسری منزل کے اسی کمرے میں گئے ایک تصویر ہٹائی اور ایک دروازہ نظر آیا جس کے اندر داخل ہو گئے۔ گریس پول نے کہا کہ اس عورت سے بہت زیادہ خطرہ ہے آپ اس کے قریب نہ جائیں۔ مسٹر روچیسٹر نے جواب دیا اس کے ہاتھوں میں کوئی چاقو وغیرہ نہیں ہے۔ ایک انسان نما عورت ہاتھوں پیروں کی مدد سے جانوروں کی طرح ادھر ادھر حرکت کر رہی تھی۔ بہت زیادہ کھلی ہوئی سرخ آنکھیں اور مسلسل غراہٹ کی آوازیں نکال رہی تھی۔ بہت ہی خوفناک منظر تھا اور گریس پول مسلسل مسٹر روچیسٹر کو کہہ رہی تھی کہ یہاں سے چلے جائیں بہت خطرہ ہے۔

اور اچانک بہت تیز رفتاری سے اس عورت نے مسٹر روچیسٹر کو پکڑ لیا اور اپنے دانت ان کے منہ میں گاڑ دیئے۔ وہ بہت مضبوط جسم کے مالک تھے اور چاہتے تو اسے دھکا دے دیتے مگر آرام سے اسے ہٹانے کی کوشش کرتے رہے اور پھر رسیوں کی مدد سے اسے باندھ دیا گیا۔

مسٹر روچیسٹر نے کہا تو دیکھو تم سب لوگ یہ ہے میری بیوی۔ اور یہ دیکھو انہوں نے میری طرف اشارہ کیا کہ اس سے میں شادی کرنا چاہتا تھا۔ ہم سب نیچے اتر رہے تھے تو وکیل نے مجھ سے کہا کہ دراصل آپ کے چچا کو جب آپ کی شادی کے بارے میں علم ہوا تو انہوں نے میسن سے اس بارے میں ذکر کیا۔ دراصل دونوں ایک دوسرے کو بہت عرصے سے جانتے ہیں۔ مسٹر روچیسٹر کا نام بھی لیا گیا تو میسن نے مزید تفصیلات معلوم کیں۔ اور آپ کے چچا نے ان سے درخواست کی کہ وہ اس غیر قانونی شادی کو روک کر آپ کو برباد ہونے سے بچائیں۔ جنہوں نے میری ذمہ داری لگائی اور مجھے خوشی ہے کہ آپ نقصان سے بچ گئیں۔ اگر آپ کے چچا اب تک زندہ ہوں گے تو یہ سن کر خوش ہوں گے۔ اگر ان کے زندہ ہونے کی امید ہوتی تو میں آپ کو ان کے پاس جانے کا کہتا مگر فی الحال آپ کو یہاں پر ہی رہنا چاہیے۔

ان تمام باتوں سے میں بہت پریشان ہو چکی تھی۔ سب لوگوں کے جانے کے بعد اپنے کمرے میں گئی اور ہر چیز کے بارے میں سوچنے لگی۔ تھوڑی ہی دیر پہلے وہ لڑکی جو مسٹر روچیسٹر کی بیوی بننے والی تھی اس وقت صرف جین ایر تھی۔ دنیا میں اکیلی اور تنہا۔ شاید میں اب زندگی بھر کسی دوسرے انسان کی باتوں کا اعتبار نہیں کر سکوں گی۔ اگرچہ انہوں نے مجھ سے محبت کی تھی مگر اس میں جھوٹ بھی شامل تھا۔ میں فیصلہ کر چکی تھی کہ اب میں یہاں سے چلی جاؤں گی۔ میری ہمت مکمل طور پر جواب دے چکی تھی۔ صرف خدا کا سہارا مجھے نظر آرہا تھا تو اس سے دل کی گہرائیوں سے دعا مانگی۔ میں بہت ہی سخت پریشان تھی اور ہر امید ختم ہو چکی تھی۔ میری محبت اب میرے پاس نہیں تھی۔

نیند سے جاگی تو سب سے پہلے دماغ نے کہا کہ فوری طور پر یہاں سے چلی جاؤ۔ پھر سوچا کہ مسٹر روچیسٹر اکیلے ہیں اور انہیں اس حالت میں چھوڑ کر نہیں جانا چاہیے۔ سوچنے لگی کاش موت آجائے مگر مجھے کون مارے گا کیا میں خود اپنی جان لے لوں۔ کسی شخص نے بھی مجھ سے ہمدردی کا ایک لفظ نہیں بولا تھا نہ کوئی ملنے آیا اور نہ ہی کسی نے بلایا۔ میں باہر نکلی تو کسی شے سے ٹکرا کر اس کے بازوؤں میں آگئی۔ یہ مسٹر روچیسٹر تھے جنہوں نے کہا کہ میں بہت دیر سے باہر کھڑا ہو کر تمہارا انتظار کر رہا تھا۔ میں نے تمہارا دل توڑ دیا مگر اس چیز کا تصور بھی نہیں کیا تھا کہ تمہیں مجھ سے کبھی کوئی تکلیف پہنچے گی۔ اگرچہ یہ بہت ہی مشکل ہے کہ تم مجھے معاف کر دو مگر میں تم سے معافی مانگنا چاہتا ہوں میں بہت ہی گھٹیا انسان ہوں۔ میں زبان سے تو بالکل نہ بولی مگر دل سے انہیں فوری طور پر اور مکمل طور پر معاف کر دیا۔ میں بے ہوش ہونے والی تھی تو انہیں کہا کہ مجھے پانی پلائیں۔ سہارا دے کر وہ لائبریری لے کر آئے پانی پلایا پیار کیا اور کہنے لگے کہ تم سوچ رہی ہوں گی کہ میں نے تمہیں اپنی پہلی بیوی کے بارے میں کیوں نہیں بتایا اس آسیب زدہ جگہ پر تمہیں رکھنا ہی نہیں چاہیے تھا۔ نزدیک ہی میرا ایک دوسرا گھر بھی ہے اور میں چاہتا تو شروع سے ہی تمہیں وہاں رکھ سکتا تھا لیکن میں چاہتا تھا کہ تمہیں ہر چیز کا علم ہو۔ اب مجھے علم ہے کہ تم یہاں پر نہیں رہو گی بچی کو میں اسکول میں داخل کروا دوں گا۔ گریس پول اس کی دیکھ بھال کرتی رہے گی اور اس کے بھائی سے کہوں گا کہ اب وہ اس عمارت میں رہے اپنی بہن کے ساتھ جسے لوگوں کے خون پینے اور ان کے گوشت کھانے کی عادت ہے۔

میں نے کہا کہ اس عورت کے ساتھ نفرت نہیں ہمدردی کی ضرورت ہے۔ انہوں نے مجھے پیار کرنے کی کوشش کی تو میں وہاں سے ہٹ گئی جس پر انہوں نے کہا کہ تمہارا میرے ساتھ ایسا رویہ ہے جیسے تم نے کبھی محبت نہیں کی۔ اب میں باقی جتنی زندگی گزاروں گا تمہاری محبت کے ساتھ فرانس کے ایک بہت خوبصورت حصے میں میرا شاندار گھر ہے میری خواہش ہے کہ ہم دونوں وہاں پر زندگی

بارے میں بتاؤں گا تو تم مجھ سے نفرت کے بجائے ہمدردی کرو گی۔ سنو میرا باپ بہت امیر تھا اور تمام جائیداد میرے بڑے بھائی کو دے دی اور میرے ساتھ یہ زیادتی کی کہ ایک نہایت امیر مگر پاگل عورت سے میری شادی کروادی۔ بتایا گیا کہ اس لڑکی کی ماں مر چکی ہے مگر وہ تو دراصل پاگل خانے میں داخل تھی شادی کے بعد مجھے ہوش آیا تو ہم دونوں کی عادتوں میں زمین آسمان کا فرق تھا۔

پھر اس کو پاگل پن کے دورے پڑنے لگے جنہوں نے شدت اختیار کر لی۔ جب دورہ شدید ہوتا تو مجھے مارنے لگتی شدید چیخ و پکار کرتے ہوئے گالیاں نکالتی۔ میں اس سے شدید نفرت کرنے لگا تھا مگر پھر بھی اس کی ہر بات تحمل سے برداشت کرتا رہا۔ چار سال میں اس کے پاگل پن کو برداشت کرتا رہا اور پھر اس کا جنون پاگل پن ناقابل برداشت ہو گیا۔ میرے بھائی اور باپ کے مرنے کے بعد میں بہت ہی امیر ہو گیا مگر اس دولت کا میں کیا کرتا۔ ڈاکٹر نے کہہ دیا تھا کہ یہ مکمل پاگل ہو چکی ہے مگر قانونی طور پر میری بیوی ہے۔ میرے منہ سے نکل گیا کہ یہ بات سن کر میں آپ کے لیے ہمدردی محسوس کر رہی ہوں تو مسٹر روچیسٹر نے کہا کہ اگر کوئی اور شخص یہ بات کہتا تو مجھے بہت برا لگتا لیکن تم نے محبت سے یہ بات کی تھی تو مجھے اچھی لگی۔ ایک دفعہ جب وہ مجھے بہت شدید گالیاں دے رہی تھی تو میں نے اپنے آپ کو گولی مارنے کا سوچا پھر میں نے سوچا کہ کیوں نہ میں انگلستان چلا جاؤں اور کسی کو نہ بتاؤ کہ یہ میری بیوی ہے اور اسی طرح کیا۔ گریس پول نہایت قابل اعتماد اور ذمہ دار ملازم ہے لیکن جب بھی اس سے غلطی ہوئی اس عورت نے فائدہ اٹھایا اور تمہارے سامنے مجھے آگ سے قتل کرنے کی بھی کوشش کی۔ وہ تمہارے کمرے میں بھی آئی مگر شکر ہے کہ تم بچ گئیں۔ میں اپنے دکھوں کو کم کرنے کے لئے ساری دنیا میں گھومتا رہا تم نظر آئیں تو تمہیں ساری باتیں بتا کر تم سے شادی کا سوچا مگر اس بارے میں بات کرنے کا موقع ہی نہ ملا۔

اتنی دولت اور ساری دنیا میں گھومنے کے باوجود مجھے کوئی محبت کرنے والا نہ ملا۔ جس بچی کی تم ٹیچر ہو اس کی ماں سے بھی چند ماہ ہی تعلقات رہے اور پھر جدائی ہو گئی۔ ہمیشہ ایسا ہی ہوتا رہا۔ انہوں نے میری طرف دیکھ کر پوچھا کہ تم اتنی سنجیدہ کیوں ہو تو میں نے کہا کہ آپ اتنی زیادہ محبتوں کی باتیں بتا رہے ہیں جیسے میں انسان نہ ہوں ایک چائے کا کپ ہوں۔

وہ کہنے لگے پہلے بات مکمل کرنے دو۔ جب پہلی مرتبہ میں نے تمہیں دیکھا اور گھوڑے سے گرا تو تم کمزور ہونے کے باوجود میری مدد کرنے آ گئیں۔ میں نے مدد لینے سے انکار کیا مگر تم نے زبردستی کہا کہ مدد کروں گی اور تمہارے کندھے کے سہارے چلتے ہوئے میں نے محسوس کیا کہ مجھے نئی زندگی مل رہی ہے۔ تم اسی وقت میرے دل و دماغ میں اتر گئی تھیں مگر میں نے تمہیں اس چیز کا احساس نہ ہونے دیا کہ کہیں تم مجھے ٹھکرا نہ دو میں تمہیں کھونا نہیں چاہتا تھا۔ میں نے اپنے آنسو پونچھ کر کہا کہ پرانی باتوں کا ذکر نہ کریں۔ وہ پوچھنے لگے کہ کیا تم ابھی بھی اس عورت کو اس چڑیل عورت کو میری بیوی خیال کرتی ہو۔ میرے ذہن میں اس وقت طوفان برپا تھے۔

میرے ضمیر نے مجھے کہا کہ تمہارے بغیر یہ مر جائیں گے۔ مگر میں پکا ارادہ کر چکی تھی اور کہا کہ مجھے یہاں سے جانا ہی ہوگا۔ انہوں نے مجھے بہت روکنے کی کوشش کی اور پھر کہا کہ کمرے میں جا کر آرام کرو اور سوچو۔ یہ کہہ کر وہ صوفے پر گر گئے میں نے انہیں پیار کیا اور اپنے کمرے میں چلی گئی۔ بہت دیر تک نیند نہ آئی۔ ہلکی سی نیند آئی تو دیکھا کہ چھت ہٹ چکی ہے اور آسمان سے نور کی بارش ہو رہی ہے جس میں سے ایک چہرہ نمودار ہوا جس نے مجھے تسلی دی اور کہا کہ اٹھو ہمت نہ ہارو۔ میں اٹھی چند روپے میرے پاس موجود تھے انہیں لے کر کپڑے وغیرہ بیگ میں ڈال کر گھر سے باہر چلی گئی۔ میری منزل کون سی تھی یہ بھی علم نہ تھا۔ راستے میں خیال آیا کہ میں اپنی محبت کو چھوڑ کر جا رہی ہوں۔ مجھے واپس ان کے پاس جا کر بتا دینا چاہیے کہ میں بھی ان سے محبت کرتی ہوں۔ میرے بغیر وہ کس قدر اداس اور تنہا ہوں گے۔ اپنی سوچوں کے مطابق تو میں زندگی بسر نہیں کر سکوں گی۔ مگر پھر سفر جاری رکھا۔ ایک گھوڑا گاڑی ملی تو اپنی تمام رقم دے کر ایک ایسے علاقے کی طرف زندگی گزارنے جانے لگی جس علاقے کا مسٹر روچیسٹر تصور بھی نہیں کر سکتے تھے۔ جو شخص مجھے بہت محبت کرتا تھا اسے چھوڑنے کے بعد اور ایک نئی جگہ جاتے ہوئے میری اتنی بری حالت تھی جس کا تصور بھی ممکن نہیں ہے۔

تمام روپے میں نے گاڑی والے کو دے دیے پھر بھی اس نے رقم کم ہونے کی وجہ سے مجھے راستے میں ایک قصبے میں اتار دیا۔ میں اسے جاتا دیکھتی رہی اور پھر یاد آیا کہ میرے کپڑے وغیرہ کا بیگ تو اس کے پاس ہی رہ گیا ہے۔ اس جگہ آبادی بہت کم تھی اور میری خواہش تھی کہ ایک کم عمر لڑکی لوگوں کی نظروں میں نہ آئے اس لیے سڑک سے ہٹ کر جھاڑیوں کے درمیان ایک اونچی جگہ بیٹھ گئی۔ اوپر آسمان تھا اور نیچے میں بھوکی بیٹھی تھی۔ پھر اسی جگہ لیٹ گئی۔ مجھے ڈر تھا کہ کوئی جانور وغیرہ مجھ پر حملہ نہ کر دے اور مسٹر روچیسٹر کا خیال بھی ذہن میں بار بار آ رہا تھا۔ اپنے اور ان کے لیے دعا مانگی دل کچھ ہلکا ہوا تو گھاس پر ہی نیند آ گئی۔ پرندوں کو اڑتے دیکھا تو سوچا کاش میں بھی ایک پرندہ ہوتی اور آزادی سے اڑ رہی ہوتی مگر میں انسان تھی۔ گرجے کی آواز آئی تو اس طرف سفر شروع کیا۔

ایک دکان میں بہت سی کھانے کی چیزیں دیکھیں اندر گئی اور پوچھا کہ کیا یہاں کرنے کے لیے کوئی کام مل سکتا ہے کوئی جواب نہ ملنے پر باہر چلی گئی۔ جگہ جگہ دروازہ بجا کر بھی پوچھا کہ کیا نوکری مل سکتی ہے مگر سب نے منع کر دیا۔ سخت بھوک لگ رہی تھی تو گرجا نظر آیا۔ پتہ چلا کہ پادری صاحب کے والد کی موت کی وجہ سے وہ بھی گئے ہوئے ہیں تو وہاں سے بھی مایوس لوٹی۔ ایک آدمی کو کھانا کھاتے ہوئے دیکھا تو اس نے مجھے تھوڑا سا کھانے کو دے دیا۔

میں اس علاقے کو چھوڑ کر آگے چلنا شروع ہوئی۔ بارش سردی اور بھوک سے حالت خراب ہو گئی۔ دور سے روشنی نظر آئی تو اس جانب سفر شروع کیا۔ راستہ خراب تھا مگر چلتی رہی اس گھر تک پہنچ گئی جس کے اندر ایک عورت دو لڑکیوں کے ساتھ بیٹھی تھی۔ ان کی باتوں سے پتا چلا کہ لڑکیوں کے ابو ابھی دنیا سے رخصت ہوئے ہیں۔ میں نے ان سے درخواست کی کہ مجھے رات کو اپنے ساتھ رہنے دیں ورنہ میں رات کو سردی سے مر جاؤں گی۔

عورت نے مجھے بھیک دی اور گھر سے باہر نکال دیا۔ مگر اسی وقت دونوں لڑکیوں کا بڑا بھائی گھر کے اندر داخل ہوا۔ جب میرے بارے میں پتہ چلا تو مجھے گھر میں رہنے کی اجازت دے دی۔ مگر اس وقت تک میں بے ہوش ہو کر گر چکی تھی۔ مجھے ہوش میں لے کر آئے کھانے پینے کو دیا۔ میرا نام پوچھا میں نے سوچ رکھا تھا کہ غلط نام بتاؤں گی تو کہہ دیا میں جین ایلیٹ ہوں۔ میرے علاقے کے بارے میں پوچھا تو میں نے بہانہ بنا دیا کہ میری صحت بہت خراب ہے اس وقت میں جواب دینے کے قابل نہیں۔ پیٹ میں کھانا گیا اور گرم چارپائی ملی تو میں اتنی تھکی ہوئی تھی کہ فوری طور پر نیند آگئی۔

ایک عورت جو گھر کی ملازمہ تھی وہ چاہتی تھی کہ میں وہاں سے چلی جاؤں اور مجھے کہنے لگی کہ کیا میں ہمیشہ سے ہی مانگ کر گزارہ کرتی ہوں۔ مجھے برا لگا اور میں نے کہا کہ نہیں میں اچھے خاندان سے تعلق رکھتی ہوں۔ جس پر اس نے کہا کہ نا تمہارے پاس پیسے ہیں نا تمہارا

کوئی گھر ہے نا گھر والے تو اگر مانگ کر گزارا نہیں کرتیں تو کیسے زندگی گزارتی ہوں۔ اس کے پوچھنے پر بتایا کہ میں بہت پڑھی لکھی ہوں۔ پھر میرے پوچھنے پر اس نے بتایا کے ان بچیوں کی ماں فوت ہو چکی ہے اور سینٹ جان ان کے بھائی ہیں جو چند میل دور گرجا کے پادری ہیں اور رہتے بھی وہاں ہی ہیں اس وقت اپنے باپ کے مرنے کی وجہ سے یہاں پر آئے ہوئے ہیں۔ ملازمہ نے کہا کہ وہ تیس سال سے وہاں پر رہ رہی ہے اور سب کی پرورش بھی اس نے ہی کی ہے۔ اسے اکیلی بچیوں کی دیکھ بھال کرتے ہوئے احتیاط کرنی پڑتی ہے اس لیے چاہتی تھی کہ میں وہاں پر نہ رہوں۔ مگر میں نے اسے سمجھایا کہ غریبوں کو برا نہیں سمجھنا چاہیے تو اسے بات سمجھ آگئی اور کہا کہ آئندہ ایسی بات نہیں کرے گی۔

اس نے بتایا کہ یہ لوگ بہت امیر تھے مگر کاروبار میں نقصان ہونے کی وجہ سے اب مشکل حالات ہیں۔ دونوں لڑکیاں بھی وہاں پر آگئیں اور مجھے ڈرائنگ روم میں لے گئیں جہاں ان کے بھائی بھی بیٹھے تھے مسلسل اخبار پڑھتے رہے اور مجھے بالکل نہ دیکھا۔ پھر

سینٹ جان کے پوچھنے پر میں نے انہیں اپنے ماضی کے بارے میں بتایا اپنے اسکول کے بارے میں اور پھر اس گھر کے بارے میں جہاں میں بطور ٹیچر کام کرتی رہی۔ اور پھر کہا کہ کچھ مشکل حالات کی وجہ سے مجھے وہ جگہ چھوڑنی پڑی جو تھوڑا بہت بیگ میں سامان تھا وہ گھوڑا گاڑی میں رہ گیا اور میں نے اپنا نام بھی آپ کو غلط بتایا ہے۔ میری خواہش پر انہوں نے کہا کہ میں ضرور کوشش کروں گا کہ تمہیں کوئی نوکری مل جائے۔ وہ لوگ میری سوچ سے زیادہ اچھے تھے۔ دونوں بہنوں کی عادات بھی مجھ سے بہت ملتی جلتی تھی اس لئے ہم میں بہت محبت ہو گئی۔ اب میں انہیں پینٹنگ سکھاتی مگر ان کے بھائی اپنے کام میں مصروف رہتے۔ زیادہ وقت چرچ میں اور لوگوں کی خدمت کرتے ہوئے گزارتے مگر خشک اور اپنے کام سے کام رکھنے والے انسان تھے۔ قدرت کے نظاروں اور اس طرح کی چیزوں میں انہیں کوئی دلچسپی نہ تھی اور ان کے خطبات بھی ایسے ہوتے جن سے دل خوش ہونے کے بجائے اور زیادہ بھاری ہو جاتا۔ وہ مارٹن کے علاقے میں لڑکوں کے بعد لڑکیوں کے لئے بھی ایک سکول بنا رہے تھے۔ مجھے تیس پاؤنڈ سالانہ کی وہاں پر نوکری مل گئی اور رہنا بھی وہاں پر ہی تھا۔ غریب بچوں کا سکول تھا۔ مگر پھر انہوں نے مجھے غور سے دیکھا اور کہنے لگے کہ میرا خیال ہے کہ تم یہاں پر زیادہ عرصے نہیں رہو گی تمہارا چہرہ اور آنکھیں دیکھنے سے یہ علم ہو جاتا ہے۔

سینٹ جان اپنے مقصد کی تکمیل کے لیے دوسری جگہ دور دراز کے ملک ہندوستان انڈیا جانے کا ارادہ رکھتے تھے۔ جس کی وجہ سے ان کی بہنیں بہت پریشان تھیں کیونکہ ان کے والد پہلے ہی فوت ہو چکے تھے۔ بہنیں بھی بطور ٹیچر دوسری جگہ ملازمت کے لیے جانے والی

تھیں۔ پھر ان لوگوں کو اطلاع ملی کہ ان کے ماموں کا انتقال ہو گیا ہے۔ دراصل ان کے والد نے اسی ماموں کے کہنے پر کاروبار کیا اور

میں اپنے نئے اسکول اور باقی لوگ بھی اپنے اپنے کام کے لیے روانہ ہو گئے۔ نئے اسکول میں تمام بچیاں غریب گھروں سے آ رہی تھیں مگر میں نے سوچا کہ رب نے انہیں ویسا ہی دماغ دیا ہے جیسا کہ امیروں کا ہوتا ہے انہیں اتنی اعلی تعلیم دوں گی کہ یہ زندگی میں بلند مقام حاصل کر لیں۔ پھر ذہن نے اپنے بارے میں سوچا کہ میں مسٹر روچیسٹر کی بیوی بن کر بہت زیادہ امیر ہو سکتی تھی تمام دنیا کی سیر کر سکتی تھی۔

پھر ذہن میں خیال آیا کہ نہیں مجھے رب نے سیدھا راستہ دکھایا ہے اور میں ٹھیک کام کر رہی ہوں۔ اگرچہ دلی طور پر مطمئن تھی مگر اس وقت آنکھوں سے آنسو بہہ نکلے۔ دراصل یہ آنسو مسٹر روچیسٹر کی محبت کو یاد کر کے نکلے تھے۔

سینٹ جان ایک پیکٹ کے ساتھ وہاں پر آئے جو ان کی بہنوں نے میرے لئے بھجوایا تھا۔ مجھے نصیحت کی کہ حالات انسان کی زندگی پر اثر انداز ہوتے ہیں مگر ناکامی کا احساس مختصر مدت تک رہتا ہے انسان کو اپنے حوصلے ہمیشہ بلند رکھنے چاہیئں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے بھی جب پادری کا پیشہ اپنایا تو ابتدا میں بہت پریشان رہا۔ یہ خواہش بار بار ابھرتی کے میں زندگی میں کوئی اعلی مقام حاصل کروں۔ بہت بڑا آرٹسٹ رائٹر یا سیاستدان بنوں دولت اور شہرت حاصل کروں۔ والد صاحب بھی میرے پادری بننے کے خلاف تھے۔ مگر وقت کے ساتھ میں نے پادری کے پیشے کے ساتھ ہم آہنگی کر لی۔

اسی وقت ایک لڑکی اندر داخل ہوئی۔ شکل و صورت بالکل پریوں کی طرح۔ اتنی زیادہ خوبصورت کے جسے بیان نہیں کیا جا سکتا۔ پہلی ہی نظر میں مجھے وہ بہت اچھی لگی اور میں سوچنے لگی کہ سینٹ جان سے اس کا کیا تعلق ہے۔ دراصل علاقے کے بہت بڑے کاروباری شخص کی وہ بیٹی تھی بہت امیر۔ میں نے دیکھا کہ اس کی باتیں سن کر وہ جذباتی ہو چکے ہیں اور ان کی آنکھوں میں آنسو بھی آ رہے تھے

مگر جلد ہی انھوں نے ان پر قابو پالیا۔ لڑکی نے کہا کہ ابو جان تنہائی محسوس کر رہے ہیں اور ان کی خواہش ہے کہ آپ ان سے ملنے آئیں۔ اب میں آپ کو ساتھ لے کر جاؤں گی۔ مگر سینٹ جان نے کچھ سوچ کر بہانہ بناتے ہوئے جانے سے منع کر دیا۔ لڑکی کچھ اصرار کے بعد چلی گئی۔ جاتے ہوئے مڑ کر سینٹ جان کو دیکھا مگر انہوں نے ایسا نہ کیا۔

میں سکول میں بہت محنت سے پڑھاتی رہی۔ دن اچھا گزرتا مگر رات کو مختلف قسم کے خواب آتے رہتے۔ مسٹر روچیسٹر خوابوں میں آتے تو پریشان دکھائی دیتے۔

وہ پیاری لڑکی بھی اسکول میں آتی اور اس کے آنے پر سینٹ جون کا چہرہ سرخ ہو جاتا۔ مگر اپنے آپ کو کسی نہ کسی کام میں مصروف کر لیتے۔ در اصل اسے پسند کرنے کے باوجود وہ اپنے آپ کو چرچ کے لیے وقف کر دینا چاہتے تھے۔ وہ خوبصورت لڑکی ان کے قریب آنے کی کوشش کرتی مگر جب مثبت جواب نہ ملتا تو وہ بہت چڑچڑی ہو جاتی۔ اگرچہ وہ لڑکی بہت خوبصورت تھی بہت امیر تھی لیکن بگڑی ہوئی نہیں تھی۔ مجھے اپنی تصویر بنانے کا کہا اور اپنے ابو سے میری اتنی تعریف کی کہ وہ بھی مجھ سے ملنے آ گئے۔ دولت مند اور مغرور ہونے کے باوجود مجھ سے بہت اچھے طریقے سے ملے۔ کہنے لگے کہ میں قابل ہونے کی وجہ سے جلد ہی کسی اچھی جگہ چلی جاؤں گی۔ میں نے کہا کہ میں اس جگہ پر خوش ہوں۔

سینٹ جون کے بارے میں کہنے لگے کہ اس کا خاندان بہت ہی عزت دار ہے مگر وہ بہت دور سمندر پار جا کر تبلیغ کرنے کی خواہش رکھتا ہے۔ میں سمجھ گئی کہ وہ اپنی بیٹی اور سینٹ جون کی شادی کے لیے رضامند ہیں مگر سینٹ جون چرچ کی وجہ سے ایسا نہیں کر رہے۔ ایک دن سینٹ جان چھٹی کے دن مجھ سے ملنے آئے تو میں نے اس لڑکی کی تصویر دکھائی اور انہیں کہا کہ یہ تصویر انہیں تحفے میں دوں گی۔

میں نے انہیں کہہ دیا کہ انہیں اس پیاری لڑکی سے شادی کر لینی چاہیے جس پر انہوں نے کہا کہ ٹھیک ہے پندرہ منٹ مجھے اس پیاری لڑکی سے باتیں کرنے دو۔ اس دوران تم بالکل نہیں بولو گی۔ پندرہ منٹ کے بعد وہ مجھے کہنے لگے کہ میری بھی بہت زیادہ خواہش ہے کہ میں اس سے شادی کروں اچھی زندگی گزاروں۔ لیکن میری چھٹی حس یہ بات مجھے بتا چکی ہے کہ شادی کے بعد وہ مجھ سے بیزار ہو جائے گی مجھے پسند نہیں کرے گی۔ اور ایک سال کے اندر ہی ہم ایک دوسرے کی شکل بھی دیکھنا گوارا نہیں کریں گے۔ تو ایک سال کی خوشیوں کے لیے میں اپنی تمام زندگی کی خوشیاں کیوں برباد کروں۔ میں یہاں سے چلا جاؤں گا تو تھوڑے ہی دنوں میں اس کی کسی اچھے انسان سے شادی ہو جائے گی وہ مجھے بھول جائے گی اور ایک بہت اچھی لڑکی بہت اچھی زندگی اور محبت کرنے والے شوہر کے ساتھ ہو گی۔ میں نے کہہ دیا مگر دل سے آپ یہ بات نہیں کہہ رہے۔ تو انہوں نے کہا کہ تم بہت حقیقت پسند اور سچی گفتگو کرتی ہو۔

میں خاموشی کے ساتھ بہت غور سے تمہاری شخصیت کو پڑھتا رہا ہوں۔ تم بہت مضبوط شخصیت کی مالک ہو۔ وہ مزید کچھ کہنا چاہتے تھے مگر رک گئے۔ ایک کاغذ جس پر مختلف رنگوں کے چند دھبے موجود تھے اس کا ایک کونا پھاڑ کر اپنے پاس رکھا اور وہاں سے چلے گئے۔

دن گزرتے رہے اور ایک دن شدید برف باری کے دوران سینٹ جان کو جب دیکھا تو پریشان ہو گئی کہ کہیں کوئی بری خبر نہ ہو۔ انہوں نے کہا ایسی کوئی بات نہیں۔ پھر انہوں نے مجھے ایک آدمی کے بارے میں بتایا جس نے بیس سال پہلے ایک بہت امیر خاندان میں شادی کر لی تھی۔ وہ غریب پادری تھا انکے ایک بچی پیدا ہوئی اور دونوں ماں باپ مر گئے۔ اس لڑکی کے محبت کرنے والے ماموں اسے ساتھ لے گئے مگر ان کی بھی وفات ہو گئی۔ پھر انہوں نے میرے ہی ماضی کے بارے میں بہت سی باتیں بتائیں اور یہ بھی بتایا کہ وہ لڑکی مسٹر روچیسٹر کے گھر میں بھی بطور ٹیچر پڑھاتی رہی۔ انہیں ایک ایک بات کا علم تھا دراصل جس وکیل نے شادی رکوائی تھی اسی نے یہ باتیں سینٹ جان کو بتائیں اور یہ بھی بتایا کہ اس لڑکی کی تلاش کے لیے اخبارات تک میں اشتہار دیے گئے۔ سینٹ جان نے کہا کہ میں نے ایک دن جو کاغذ پھاڑا تھا دیکھو اس میں تمہارے دستخط موجود ہیں یہ دیکھو جین ایئر تم نے اپنا نام لکھا ہے۔

میں نے مسٹر روچیسٹر کے بارے میں پوچھا تو انہوں نے کہا کہ ان کا کچھ علم نہیں۔ اور اب وہ وکیل بہت شدت سے تمہیں تلاش کر رہا ہے۔ دراصل تمہارے رشتے دار تمہارے چچا فوت ہونے سے پہلے اپنی تمام جائیداد تمہارے نام لکھ گئے ہیں۔ کیا تم یقین کر سکتی ہو کہ اس وقت تم بیس ہزار پاؤنڈ کی مالک ہو۔ میں حیران پریشان گم سم بیٹھی تھیں۔ میں نے ان سے پوچھا کہ وکیل نے آپ سے مدد کیوں مانگی تو وہ کہنے لگے کہ میں ایک پادری ہوں اور ایسے معاملات میں پادریوں سے ہی مدد لی جاتی ہے۔ میں سمجھ چکی تھی کہ وجہ کچھ اور بھی

سکول سے ملازمت چھوڑتے ہوئے جب میں نے بچیوں کی محبت دیکھی تو حیران رہ گئی۔ سینٹ جان نے کہا کہ سوچو تم نے انسانیت کی خدمت کی اور تمہارا دل کس قدر خوش ہو گا۔ میں نے کہا اب اپنی ملازمہ کو میرے حوالے کریں میں گھر کو تیار کروں سجاؤں تاکہ آپ

سب لوگ میرے بہن بھائی جب وہاں پر آئیں تو میں آپ کا اچھے طریقے سے استقبال کروں۔ سینٹ جان نے مسکرا کر دیکھا پھر کہنے لگے کہ جلد ہی جب تمہارے پاس دولت آئے گی تو تم ان تمام چیزوں کو بھول جاؤ گی اور کسی بلند کام کی طرف توجہ کرو گی۔ رب نے تمہیں بہت سی صلاحیتیں دی ہیں جو تمہیں رب کے راستے میں ہی پیش کر دینی چاہیئں۔

جب گھر تیار ہوا تو سینٹ جان آئے۔ مگر ان تمام چیزوں کو دیکھنے اور میری تعریف کرنے کے بجائے ایک مذہبی کتاب کو خاموشی سے ایک طرف بیٹھ کر پڑھنا شروع ہو گئے۔ اس وقت میں نے ان کی وہ بات یاد کی کہ اگر ان کی اس لڑکی سے شادی ہو بھی گئی تو وہ ان کی عادات کو پسند نہیں کرے گی اور جلد ہی ان سے بیزار ہو جائے گی۔ واقعی ان کی عادات ایسی تھیں کہ کسی دور دراز کے علاقے میں ہی وہ تبلیغ کے لیے زندگی گزار سکتے تھے۔ دونوں بہنیں بھی آ گئیں اور ہم سب مل کر بہت خوش ہوئے۔ اسی وقت ایک لڑکے نے آ کر بتایا کہ اس کی ماں سخت بیمار ہے تو سینٹ جان نے اسی وقت تمام خوشیوں کو چھوڑتے ہوئے بیمار عورت کے پاس جانے کا ارادہ کر لیا۔

کرسمس کی تیاریاں خوب زور و شور سے کی گئیں۔ مگر سینٹ جون کا پکا ارادہ تھا کہ وہ کچھ عرصے بعد تبلیغ کے لئے دور دراز کے علاقے میں چلے جائیں گے۔ ایک دن انہوں نے مجھے جرمن کتاب پڑھتے ہوئے دیکھا تو کہنے لگے کہ تمہیں ہندوستان انڈیا کی زبان سیکھنی چاہیے۔ وہاں پر مقامی لوگوں سے مل جانے کے لیے وہ زبان ضروری ہے۔ وہ خواہش کر رہے تھے کہ میں کوئی بہت بلند کام کروں جب کہ میری طبیعت ایسی نہیں تھی۔ میں تو مسٹر روچیسٹر کو یاد کرتی ان کے بارے میں بہت زیادہ معلومات لینے کی کوشش کی مگر کچھ پتہ نہ چلا کہ وہ کہاں ہیں۔

سینٹ جون مجھے پڑھاتے رہے اور ایک دن مجھے اپنے ساتھ چلنے کو کہا دور ایک آبشار کے قریب ہم دونوں بیٹھ گئے اور وہ کہنے لگے کہ کچھ عرصے بعد میں کبھی گنگا اور کبھی جمنا کے کنارے کسی گاؤں میں کسی گھر میں موجود ہوں گا۔ مگر اکیلا وہاں جا رہا ہوں کوئی ساتھی نہیں ہو گا۔ پھر کہا کہ تمہیں میرے ساتھ ھندوستان چلنا چاہیے۔ ان الفاظ کی میں توقع نہیں کر رہی تھی اور بہت سخت گھبرا گئی۔ تم محبت سے زیادہ محنت کی عادی ہو اور ایک تبلیغ کرنے والے کے ساتھ اس کی بیوی کے طور پر بہت اچھی زندگی گزار سکتی ہو۔ رب بہت کم لوگوں کو اس مقصد کے لیے چنتا ہے۔

میں نے کہا کہ خدا نے مجھے اس چیز کی توفیق نہیں دی بلکہ میں تو خوف زدہ ہوں کہ کہیں آپ کی باتیں مجھے آپ کے ساتھ جانے پر مجبور ہی نہ کر دیں۔ انہوں نے کہا کہ کیا تم نے غور کیا کے تمام زندگی کتنی محنت سے گزاری۔ اتنی محنت سے بچیوں کو تعلیم دی جائیداد ملی تو

اسے برابر تقسیم کر دیا لالچ نہیں کی ہندوستان کی زبان میں نے سیکھنے کا کہا تو وہ بھی سیکھنے لگیں۔ ہندوستان کی عورتوں کو ہندوستان کے اسکولوں کو تمہاری ضرورت ہے۔

میں نے کہا کہ ٹھیک ہے میں آپ کے ساتھ ہندوستان انڈیا چلوں گی مگر بطور بیوی نہیں بطور بہن۔ انہوں نے کہا کہ بہن کسی بھی وقت ساتھ چھوڑ سکتی ہے مگر بیوی تو ساری عمر کی ساتھی ہوتی ہے جینا مرنا اکٹھا ہوتا ہے۔ مجھے علم تھا کہ ان سے شادی کا مطلب تھا کہ میں اپنی آزادی مکمل طور پر ختم کر رہی ہوں۔ ان کے جذبات بالکل سرد تھے اور ان کی وجہ سے اگر میں مر جاتی تو انہیں بالکل بھی اس چیز کا احساس نہ ہوتا۔ میں نے کہا کہ مجھے سوچنے کے لئے وقت درکار ہے۔ چند دن بعد جب دوبارہ اس موضوع پر بات کی تو محبت سے بات کر رہے تھے اور محبت سے کی گئی باتیں میرے دل پر اثر کر رہی تھیں۔ اپنے جذبات کو روکنے کی کوشش کرتی رہی کیونکہ مسٹر روچیسٹر کے ساتھ پہلے بھی میں ایک دفعہ جذبات کی رو میں بہہ چکی تھی۔ پھر بالآخر میں نے کہہ دیا کہ اگر خدا کی یہی مرضی ہے تو ٹھیک ہے۔

بعد میں چاند کی روشنی میں اکیلی بیٹھی میں اس بارے میں سوچ رہی تھی کہ کوئی فیصلہ کروں کہ اچانک میں نے کسی کی آواز سنی جو میرا نام لے کر مجھے پکار رہا تھا۔ میرے دل کی دھڑکن رک گئی نہ جانے کہاں سے وہ آواز آ رہی تھی مگر میں اس آواز کو پہچان گئی۔ وہ ایڈورڈ روچیسٹر کی آواز تھی۔ غم اور تکلیف میں بھری ہوئی۔ میں نے کہا میں آ رہی ہوں آپ کہاں ہیں۔ لیکن صرف پہاڑ سے میری ہی آواز کی گونج واپس آئی۔

اور پھر میں نے سینٹ جان کو صاف کہہ دیا کہ میں ان کے ساتھ شادی نہیں کر سکتی۔ کیونکہ مسٹر روچیسٹر کی آواز میرے لئے اشارہ تھی جو خدا کی طرف سے مجھے شادی سے انکار کرنے کے لیے سنائی دی تھی۔

اپنی دونوں کزن بہنوں کو میں نے بتایا کہ میں چند دنوں کے لیے کسی دوسری جگہ جا رہی ہوں اور اپنے سفر کا آغاز کیا۔ ایک سال پہلے میں بے سروسامانی کی حالت میں یہاں پر آئی تھی۔ مگر اب میرے حالات بہت بہتر تھے۔ طویل سفر کرنے کے بعد میں مسٹر روچیسٹر کے گھر میں پہنچ گئی۔ پہلے ان کی کھڑکی کی طرف دیکھا کہ شاید وہ نظر آ جائیں۔ پھر سوچا کہ شاید وہ باغ میں موجود ہوں گے تو ان کے پاس جا کر انہیں پیار کروں گی۔ مگر جب گھر کی طرف نظر ڈالی تو میں سخت خوفزدہ ہو گئی۔ میں ایک بہت خوبصورت گھر کو چھوڑ کر گئی تھی اور اس کا تصور اب تک میرے ذہن میں تھا۔ جبکہ ایک جلی ہوئی سیاہ عمارت میرے سامنے کھڑی تھی جہاں موت کی خاموشی تھی۔ صاف نظر آ رہا تھا کہ آگ نے سب کچھ جلا کر راکھ کر دیا ہے۔ میں باہر گاؤں کے دوسرے گھروں کی طرف بھاگی تاکہ معلوم کر سکوں آگ کیسے لگی اور کیا کوئی ہلاک بھی ہوا۔

ایک آدمی نے مجھے بتایا کہ وہاں ایک پاگل عورت رہتی تھی جس نے سب سے پہلے اس کمرے کو آگ لگائی جہاں پہلے بچی کو پڑھانے

Emily Bronte ایملی برونٹے

Wuthering Heights (1847) ودرنگ ہائٹس اردو ترجمہ سید عرفان علی

Anne Bronte این برونٹے

Agnes Grey (1847) ایگنس گرے اردو ترجمہ سید عرفان علی

The Tenant of Wildfell Hall (1848) ٹیننٹ آف وائلڈ فیل ہال اردو ترجمہ سید عرفان

Charlotte Bronte شارلٹ برونٹے

Jane Eyre (1846) جین ایئر اردو ترجمہ سید عرفان علی

Villette (1853) وائلٹ اردو ترجمہ سید عرفان علی

Shirley (1849) اردو ترجمہ سید عرفان علی

The Professor (1857) پروفیسر ترجمہ سید عرفان علی

Juvenilia: 1829-1835 اردو ترجمہ سید عرفان علی



جین ایئر شارلٹ برونٹے کے عظیم ناول کا اردو ترجمہ
دو گھنٹے تیس منٹ کی آڈیو بک ڈاؤن لوڈ کریں

وڈرنگ ہائٹس

ایملی برونٹے

سید عرفان علی

ایگنس گرے

این برونٹے

سید عرفان علی

جین ایئر

شارلٹ برونٹے

سید عرفان علی